عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | یکم تا ۸/ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۹ تا ۱۵/ مئی ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۱۸

تلاوت کے حقوق

رشوت کی تباہ کاریاں

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دارین کی کامیابی

اقوام کا ارتقاء اور انحطاط

قادیانی عقائد ایک نظر میں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

قرآن مجید کی جلد سازی کیلئے وضو:

س:...... میں بنیادی طور پر جلد ساز ہوں' میری دکان پر ہر قسم کی اسٹیشنری وغیرہ کی جلد سازی ہوتی ہے' جس میں سرفہرست قرآن کریم کی جلد سازی ہے۔ میرا طریقہ کار یہ ہے کہ جلد سازی سے قبل صرف ہاتھوں کو دھو کر جلد سازی کرتا ہوں' تاہم بحیثیت مسلمان میرے دل و دماغ میں یہ بات ہمیشہ کھٹکتی رہتی ہے کہ قرآن کریم جیسی عظیم المرتبت کتاب کی جلد سازی اگر باوضو کی جائے تو زیادہ بہتر رہے گا' مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے یہ میرے لئے مشکل ہے۔ اس موقع پر میں یہ سوچتا ہوں کہ جہاں قرآن کریم کی کتابت' طباعت و دیگر مراحل طے پاتے ہیں تو کیا سارے افراد باوضو ہو کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں؟ اس سلسلہ میں کئی لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میاں! آپ صرف نماز پڑھا کریں' یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور نہ ہی فرض۔ براہ کرم میری الجھن دور فرمائیں۔

ج:...... قرآن کریم کے اوراق کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ آپ ''کئی لوگوں سے مشورہ'' نہ کریں' قرآن کریم کی جلد سازی کے لئے وضو کا اہتمام کریں۔ اگر معذور ہے تو مجبوری ہے' تاہم اس کو ہلکی اور معمولی بات نہ سمجھا جائے۔

کیا ٹوتھ برش مسواک کی سنت کا بدل ہے:

س:...... کیا برش اور ٹوتھ پیسٹ کے استعمال سے مسواک کا ثواب مل جاتا ہے' جبکہ برش سے دانت اچھی طرح صاف ہو جاتے ہیں' یا پھر مخصوص مسواک ہی سنت نبوی کی برکات سے فیض حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جائے؟

ج:...... بہتر تو یہی ہے کہ ادائے سنت کیلئے مسواک کا استعمال کیا جائے' برش استعمال کرنے سے بعض اہل علم کے نزدیک مسواک کی سنت ادا ہو جاتی ہے' بعض کے نزدیک نہیں ہوتی۔

وِگ کا استعمال اور وضو:

س:...... اگر ایک شخص بوجہ مجبوری سر پر ''وِگ'' (مصنوعی بالوں) کا استعمال کرتا ہے تو وہ شخص وضو کے دوران سر کا مسح وِگ پر ہی کر سکتا ہے یا کہ اس کو مسح وِگ اتار کرنا چاہئے؟

ج:...... مصنوعی بالوں کا استعمال جائز نہیں' نہ اس کے استعمال میں کوئی مجبوری ہے۔ مسح ان کو اتار کر کرنا چاہئے۔ اگر ان پر مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا۔

رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے:

س:...... کیا رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے؟

ج:...... جی ہاں! افضل ہے۔

دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا:

س:...... اگر دانت میں سے خون نکلتا ہو اور وضو بھی ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... اگر اس سے خون کا ذائقہ آنے لگے یا تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا' ورنہ نہیں۔

نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے:

س:...... نہانے کے بعد بعض آدمیوں سے سنا ہے کہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا نہانے کے بعد وضو نہ کرنے کا طریقہ درست ہے یا نہیں؟

ج:...... نہانے سے وضو بھی ہو جاتا ہے۔ بعد میں وضو کی ضرورت نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۱۸ یکم تا ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۹ تا ۱۵ مئی ۲۰۰۵ء

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا اللہ وسایا

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

مولانا مفتی محمد راشد مدنی
سرکولیشن منیجر: محمد انور کرانا
جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و کمپوزنگ: محمد ارشد مختوم
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانیت اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے	(اداریہ)	4
تلاوت کے حقوق	(مولانا محمد ساجد حسن)	6
اطاعت رسولؐ اور دارین کی کامیابی	(مولانا مصلح الدین قاسمی)	8
رشوت کی تباہ کاریاں	(مولانا عبداللہ قاسمی)	11
اقوام کا ارتقاء و انحطاط	(مولانا محمد امجد محمدی)	13
یہود و نصاریٰ کی سازشیں	(محمد صالح مغل)	20
قادیانی عقائد ایک نظر میں	(ادارہ)	25

زرتعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

بینک ڈرافٹ ... ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-383 ... اکاؤنٹ نمبر 2-1027 الائیڈ بینک ... کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے

مقام شکر ہے کہ قادیانیوں میں اسلام قبول کرنے کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ قادیانیت کا فتنہ اب اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے۔ یہ فتنہ انگریزوں نے ہندوستان کے مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور ان کو جہاد سے دور کرنے کے لئے پیدا کیا تھا اور آج بھی قادیانیت کو انگریزوں اور دیگر عالمی کفریہ طاقتوں کی سرپرستی واعانت حاصل ہے۔

علمائے کرام کی بے مثال جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان کے مسلمانوں نے ۱۹۷۴ء میں اپنی صفوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکال باہر کیا اور قانونی طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو برطانیہ نے انہیں پناہ دی اور قادیانی گرو مرزا طاہر لندن سے مغربی میڈیا کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی کوششیں کرتا رہا' لیکن عالمی کفریہ طاقتوں کی تمام تر اعانت اور تعاون کے باوجود قادیانی گروہ مسلمانوں کے ایمان خریدنے اور ان کے دلوں سے فریضہ جہاد کی اہمیت ختم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

آج دنیا کھلی آنکھوں دیکھ رہی ہے کہ قادیانیت اپنی بقا کی جدوجہد کر رہی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے' لیکن وہ اپنی جدوجہد میں بری طرح ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں صورتحال یہ ہے کہ قادیانی دجل کا پردہ چاک ہونے کی وجہ سے قادیانی عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں علمائے کرام ومشائخ عظام کی کوششیں رنگ لا رہی ہیں۔ علمائے کرام ومشائخ عظام کو اس میدان میں مزید کام کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ قادیانیوں تک حق کی دعوت پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہئے' تاکہ قادیانیت کے فتنے کا سدباب مستقل بنیادوں پر ہوسکے اور انگریز کے اس خودکاشتہ پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کیا جاسکے۔

قادیانیت نے انسانیت کو دعووں' لاف وگزاف' فحش کلامی' شہوت رانی' قادیانی رائل فیملی اور قادیانی جماعت کے بینک بیلنس میں چندوں کے ذریعہ بے پناہ اضافے' اسلام سے خروج اور مسلمانوں کی تضحیک کے سوا اور کیا دیا ہے؟ قادیانیت انسانیت کی تباہی کے لئے ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان عمل میں اتری' جو ابلیس نے انسانیت کو گمراہ کرنے کے لئے بارگاہ خداوندی سے طلب کئے تھے' لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ قادیانی جماعت کے رہنما' زعما' شعراء' وکلاء' صحافی' دانشور قادیانیت پر لعنت بھیج کر جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

اسلام کے دامن میں آتے ہی وہ ابدی سکون محسوس کرتے ہیں' جس کا وہ کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ یہی نہیں' بلکہ وہ قادیانی جماعت کو دعوت اسلام دینے والے اسلام کے مبلغ بھی بن جاتے ہیں۔ یہ اسلام کی سچائی کا بین ثبوت ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قادیانی عقائد یہودیت کا چربہ اور غیر اسلامی نظریات کا ملغوبہ ہیں۔ قادیانیوں کو جلد از جلد ان عقائد سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے۔

دنیا اسلام کے علاوہ دیگر تمام نظاموں کی ناکامی کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کر چکی ہے۔ اب مستقبل صرف اسلام کا ہے۔ ہر آنے والا دن اسلام کی سربلندی کی طرف جا رہا ہے۔ نئی آنے والی صدیاں اسلام کے غلبے کی صدیاں ثابت ہوں گی۔ ان میں نہ قادیانیت کی لن ترانیاں چلیں گی' نہ عیسائیت کی زور زبردستی اور نہ یہودیت کی فتنہ پروری۔ اسلام کا سیدھا' سچا' ابدی' دائمی اور عالمگیر پیغام ہی اب دنیا میں چلے گا۔

اسلام وہ عظیم دین ہے جو توحید خالص کا درس دیتا ہے' جو نبی کو اللہ کا بہترین بندہ تو ثابت کرتا ہے لیکن خدا نہیں بناتا' جو نبی کو معراج جیسا معجزہ اور قرآن جیسی سچائی عطا کرتا ہے' جو دنیا کو انسانیت کا درس دیتا ہے' جس کے پیروکار روپے پیسے اور خاندانی بڑائی کی وجہ سے نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت کی وجہ سے مقرب بارگاہ خداوندی ٹھہرتے ہیں' جس میں قادیانی جماعت کی طرح مرزا قادیانی کی آل اولاد اور قادیانی جماعت کے فنڈ میں چندہ دینے کے بجائے معاشرے کے غریب اور نادار افراد کو اپنی زکوٰۃ و صدقات دینے کا حکم دیا جاتا ہے' جس میں جنسی انارکی کی قادیانی روش کے بجائے عفت و پاکیزگی اور ضبط نفس اختیار کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

خود ہی سوچئے کہ ایسا بہترین مذہب جو خود اللہ کا پسندیدہ دین ہے' اگر یہ دین غالب نہیں رہے گا تو کیا قادیان کے لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے جنسی مریض مرزا غلام احمد قادیانی کا دین غالب رہے گا؟ قادیانی مذہب کی عمارت ڈھے چکی ہے اور اب صرف اس کا ملبہ اٹھایا جانا باقی ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' علمائے کرام اور مسلمانوں کے تعاون سے اس ملبہ کو ٹھکانے لگانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس عظیم جدوجہد میں دامے درمے قدمے سخنے شریک ہو کر انسانی معاشرے کی تطہیر کا سامان کریں۔ اس موقع پر ہم مکرر درخواست کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی محافظت کے عظیم کام میں ہر مسلمان کو شریک ہو کر شفاعت نبوی کا حقدار بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

تلاوت کے حقوق

"جنہیں ہم نے کتاب دی ہے' وہ اس کو پڑھتے ہیں' جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے' وہ اس پر یقین رکھتے ہیں' اور جو اس کا انکار کرے' تو وہ نقصان میں ہیں۔"

شانِ نزول:

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بقول یہ آیت شریفہ انصاف پسند اہل کتاب کی تعریف میں نازل ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب انجیل' توریت وغیرہ میں نہ کوئی تحریف کی اور نہ کسی لفظ کے معنی' مطلب غلط بیان کئے' اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بیان میں غلط بیانی اور کج روی اختیار کی' ایسے لوگ آخری نبی اور آخری کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

دوسرا قول حضرت قتادہؒ اور حضرت عکرمہؒ کا ہے کہ اس آیت شریفہ میں مسلمانوں کی تعریف و توصیف کا بیان ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور حق تلاوت بھی ادا کرتے ہیں۔

آدابِ تلاوت:

حقوقِ تلاوت دو طرح کے ہیں:

۱:.....حقوقِ ظاہری'

۲:.....حقوقِ باطنی۔

حقوقِ ظاہری:

مثلاً (۱) وضو کرے' (۲) مسواک کرے' (۳) تنہائی کی جگہ میں وقار و تواضع سے بیٹھے' (۴) قرآن پاک کو رحل' تکیہ یا کسی اونچی جگہ پر رکھے' (۵) عطر اور خوشبو کا استعمال کرے' (۶) آس پاس کے لوگ اگر اپنے' اپنے کام میں مشغول و منہمک ہوں تو آہستہ آواز سے پڑھے' (۷) اعوذ باللہ' بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے'

مولانا محمد ساجد حسن

(۸) درمیانِ تلاوت کسی سے گفتگو نہ کرے' (۹) اگر ضرورت درپیش ہو تو کلام پاک کو بند کرکے گفتگو کرے اور دوبارہ اعوذ باللہ پڑھ کر تلاوت شروع کرے۔

حقوقِ باطنی:

(۱) قرآن کے الفاظ کو تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھے' (۲) قرآن کے معانی و مطالب سمجھ کر پڑھے' (۳) جن آیات شریفہ میں عمل کا مطالبہ ہے' ان کو عمل کی نیت سے پڑھے اور اس پر حرف بحرف عمل بھی کرے' (۴) دوسروں تک پہنچانے کی نیت سے پڑھے' (۵) آیات تنزیہ و تقدیس (جن آیات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور مخلوقات سے بے نیازی کا بیان ہے) پر "سبحان اللہ" کہے' (۶) آیات رحمت اور جنت کا ذکر اگر زبان پر ہے تو دل سرور مجسم بن جائے اور اللہ سے رحمت کا سوال کرے اور آیات عذاب اور جہنم کا ذکر و تذکرہ اگر زبان پر ہے تو دل لرز جائے اور رک کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے' (۷) کانوں کو اس درجہ متوجہ کرے گویا خود خدا سے سن رہا ہے۔

پیغام:

تلاوت کے حقوق میں سے چار حقوق بہت اہم ہیں: (۱) الفاظ کی درستگی' (۲) معانی کا سمجھنا' (۳) عمل کرنا' (۴) جو پڑھا اس کی تبلیغ کرنا' مگر کوتاہی کم و بیش ان چاروں حقوق کی ادائیگی میں ہو رہی ہے۔

نونہالانِ قوم کی غالب اکثریت کم سنی میں ہی اپنے والدین کی بے توجہی کا شکار ہو کر شب و روز گلی کوچوں میں آوارہ گردی کرتی ہے' وہ شور و شغب' واہیات اور گندے کھیلوں میں مشغول رہتے ہیں اور جب وہ سن شعور کو پہنچتے تو والدین اپنی اقتصادی مجبوری کے پیش نظر چند سکوں کی خاطر' کسی کاشتکار' دستکار' فنکار' یا برتن صاف کرنے کے لئے غیروں کے طمانچے کھانے' طعن و تشنیع' غلیظ گالیاں سننے کے لئے کسی ہوٹل کے منیجر کے حوالے کر دیتے ہیں۔

یوں مستقبل میں ملت کی رہنمائی ورہبری کا فریضہ انجام دینے والا بچہ غیر شعوری طور پر بنیادی اسلامی تعلیمات' وحی ربانی' الفاظ قرآنی کی شناخت سے بھی محروم رہ گیا۔

اور اگر والدین نے اپنی ذمہ داری کا کچھ احساس کیا' انگلش میڈیم اور سینٹ میریز اسکولوں سے کچھ وقت بچا کر مکتب میں بھیجا بھی تو پارۂ عم یا ناظرہ الٹا سیدھا' معروف' مجہول پڑھ پڑھالیا۔ اظہار واخفاء' تجوید وقرأت اور مخارج کی ادائیگی تو بڑی بات ہے' تشدید وتخفیف' آیات' مدات کا بھی لحاظ نہیں ہوتا' حالانکہ قرآن تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض ہے۔ یہ قرآن کا سب سے پہلا حق ہے جو ضائع کیا گیا' یہ سب سے پہلی زیادتی ہے قرآن کے ساتھ جو روا بھی جاتی ہے' یوں دانستہ یا نادانستہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول لیتے ہیں اور ثواب کے بجائے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں کیونکہ ایسے پڑھنے والوں پر خود قرآن لعنت کرتا ہے۔

مدارس' مساجد' مکاتب کے ذمہ داران اور منتظمہ کمیٹیاں بھی استاذ کا تقرر کرتے ہوئے استاذ کی صلاحیت پر کم اور بجٹ پر زیادہ نظر رکھتی ہیں اور استاذ کی محنت ودلچسپی کو پرکھنے کے بجائے اس بات کو پرکھتی ہیں کہ مقرر ہونے والا استاذ ذمہ دار بھی ثابت ہوگا یا نہیں؟ خامیوں' کوتاہیوں کا سلسلہ جب اس قدر دراز ہوگا تو حق تلاوت کیونکر ادا ہوسکے گا؟

نوے فیصد بچے قرآن کریم کی ناقص ناظرہ خواں تعلیم تک محدود رہ جاتے ہیں اور جو والدین زیادہ دیندار کہلاتے ہیں یا حفظ قرآن کے کچھ فضائل سن رکھے ہیں یا غریبی کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور حفاظ کا ظاہری رہن سہن خود سے کچھ بہتر نظر آتا ہے (خواہ حقیقت کچھ بھی ہو) تو بایں صورت حفظ قرآن تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بس۔

یہ اعزاز بھی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی قدر ومنزلت کا حامل ہے اور اس پر بشارتیں بھی وارد ہوئی ہیں' مگر اسی کو منزل مقصود قرار دے لینا اور آخری منزل سمجھ کر قرآن کے معانی ومطالب کی تعلیم سے غفلت برتنا جرم عظیم ہے اور امت مسلمہ کو قرآن سے دور رکھنے کی سازشوں میں سے یہ سب سے بڑی سازش ہے:

سادگی اپنوں کی اور غیروں کی عیاری بھی دیکھ

تحلیل وتجزیہ اپنے ماحول اور گردوپیش کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہاں کا آئینہ یہ ہے کہ الحمدللہ! بڑے بڑے اسلامی مراکز' جامعات' ادارے قائم ہیں اور قرآنی معانی ومطالب حاصل کرنے کے بکثرت مواقع حاصل ہیں' مگر قرآن فہمی اور معنی ومطلب سیکھنے والوں کا تناسب ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک فیصد سے بھی نیچے ہی سمٹ کر رہ گیا ہے' حالانکہ جس طرح الفاظ قرآنی مقصود بالذات ہیں' اسی طرح معانی بھی مقصود بالذات ہیں' مگر مجرمانہ غفلت روزافزوں ہے۔فالی اللہ المشتکی۔

اور رہا تلاوت کا تیسرا حق عمل اور چوتھا تبلیغ' وہ بھی آشکارا ہے۔ صورت شکل' رہن سہن' طرز وادا اور وضع قطع کے اعتبار سے ہم اسلام کے بجائے نعوذباللہ یہودیت ونصرانیت سے زیادہ قریب نظر آتے ہیں۔

اللہ عقل سلیم عطا فرمائے اور تمام حقوق کی ادائیگی کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

سانحہ ارتحال

جناب جمال احمد چٹھہ کے والد جناب اقبال احمد چٹھہ گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کرگئے۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری مدظلہ العالی نے جناب جمال احمد چٹھہ سے اظہار تعزیت کیا اور ان کے والد کے لئے دعائے مغفرت وبلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ قارئین سے بھی دعائے مغفرت وبلندی درجات کی اپیل ہے۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:745573

اطاعت رسولؐ اور دارین کی کامیابی

مولانا مصلح الدین قاسمی

اسلام ایک اجنبی مسافر کی طرح اس دارفانی میں آیا اور بندگان خدا کے قلوب کو اپنا شیدا بنا کر مختصر مدت میں اس نے دنیا کی کایا پلٹ دی' اسلام نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ذہنی قوتوں اور عملی توانائیوں میں نہ صرف زندگی کی روح پھونکی' بلکہ اطاعت وفرمانبرداری کا وہ نشہ اپنے پیروکاروں میں پیدا کردیا' جس کی نظیر نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھی گئی اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھی جاسکتی ہے'ان کی زندگی ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری سے عبارت تھی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازحد اکرام فرماتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ تو ہنستے اور نہ ہی اپنی آواز بلند کرتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرتے تو انتہائی ادب و احترام کے ساتھ دریافت کرتے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر اطاعت کا جونشہ سوار تھا' اس کا اندازہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ' جو اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے' کی اس تقریر سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کے سامنے کی تھی' انہوں نے فرمایا:

''لوگو! خدا کی قسم! مجھے بادشاہوں کے دربار میں باریابی کا موقع ملا ہے' قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے سامنے حاضر ہوا ہوں' خدا کی قسم! میں نے کسی بھی بادشاہ کو نہیں دیکھا جس کی لوگ اتنی عظمت کرتے ہوں جتنی کہ محمدؐ کے ساتھی محمدؐ کی کرتے ہیں' جب وہ بلغم تھوکتے ہیں تو کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی گرتا ہے' پھر وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے' جب محمدؐ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ تعمیل حکم میں جھپٹ پڑتے ہیں' جب محمدؐ وضو کرتے ہیں تو اس وقت ان کے وضو کا پانی لینے کے لئے لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں' جب وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں کی آوازیں پست ہوجاتی ہیں' حتیٰ کہ ان کی قدر ومنزلت کی وجہ سے وہ انہیں نگاہ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتے اور اگر جنگ کا موقع آ گیا تو ان کے ساتھی انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے۔''

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ برتاؤ محض ظاہردارانہ نہیں تھا' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ان کی زندگیوں میں رچی بسی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر'ہر ادا پر وہ جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے' انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا سے عشق تھا' کسی بھی صحابی کو قطعاً یہ گوارا نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچے' چنانچہ میدانِ احد میں جب حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر برسائے جارہے ہیں تو حضرت ابودجانہؓ سے نہ رہا گیا اور فوراً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑ بننے کی ٹھان لی' لیکن دیکھا کہ اگر تیروں کی طرف سینہ کرکے آڑ بنتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت ہوجاتی ہے اور انہیں یہ گوارا نہیں تھا کہ میدان جنگ میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت ہو جائے' چنانچہ انہوں نے اپنا سینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور پشت کفار کے تیروں کی طرف کردی اور اس طرح تیروں کو اپنی پشت پر روکا مگر میدانِ جنگ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کو گوارا نہیں کیا۔

یہ حد درجہ کا ادب اور اعلیٰ درجہ کی اتباع کسی ایک صحابی کا واقعہ نہیں' بلکہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ان جیسے بے شمار واقعات سے تاریخ وسیر کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب معاملات طے کرنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی بن کر وہ مکہ مکرمہ تشریف لے

گئے تو وہاں جا کر اپنے چچازاد بھائی کے گھر ٹھہر گئے اور جب صبح کے وقت مکہ کے سرداروں سے مذاکرات کے لئے گھر سے جانے لگے تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانا تو بالکل ناجائز ہے' اگر ٹخنوں سے تھوڑا اوپر ہو تو گو جائز ہے' لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول اور عادت یہ تھی کہ آپ آدھی پنڈلی تک اپنا ازار رکھتے تھے' اس سے نیچے نہیں ہوتا تھا' چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی نے کہا کہ: جناب اعربوں کا دستور یہ ہے کہ جس شخص کا ازار اور تہبند جتنا لٹکا ہوا ہو' اتنا ہی اس آدمی کو بڑا سمجھا جاتا ہے اور سردار قسم کے لوگ اپنی ازار لٹکا کر رکھتے ہیں' اس لئے اگر آپ اسی طرح اپنی ازار اونچی پہن کر جائیں گے تو اس صورت میں ان کی نظروں میں آپ کی وقعت نہیں رہے گی اور مذاکرات میں جان نہیں پڑے گی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب اپنے چچازاد بھائی کی یہ باتیں سنیں تو ایک ہی جواب دیا' آپ نے فرمایا: ''لا ھکذا ازارۃ صاحبنا صلی اللہ علیہ وسلم'' یعنی میں اپنا ازار اس سے نیچے نہیں کرسکتا' میرے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار ایسا ہی ہے' یعنی اب یہ لوگ اچھا سمجھیں یا برا' میری عزت کریں یا بے عزتی' جو چاہیں کریں' مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں' میں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار دیکھ چکا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا ازار ہے' میرا ویسا ہی رہے گا' اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔

اتباع سنت کا ایک نمونہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی سیرت میں ملتا ہے کہ جب کسریٰ شاہ ایران نے مذاکرات کے لئے آپ کو اپنے دربار میں بلایا اور تواضع کے طور پر پہلے کھانا پیش کیا' تو کھانے کے دوران ایک نوالہ گر گیا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اسے اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو آپ کے برابر بیٹھے ایک صاحب نے اشارہ کیا کہ یہ دنیا کی سپر طاقت کسریٰ کا دربار ہے' یہاں اس طرح کی گری ہوئی چیزوں کو اٹھا کر کھانا گویا اپنی وقعت و حیثیت کو کم کرنا ہے' اس لئے ایسا نہ کرو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے برجستہ جواب دیا: ''أأترک سنة رسول اللّٰہ لھٰؤلاء الحمقی'' کیا میں ان احمقوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں؟ خواہ وہ اچھا سمجھیں یا برا' عزت کریں یا ذلت' ہنسیں یا مذاق اڑائیں' لیکن میں اپنے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں چھوڑ سکتا' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میری زندگی کا جزو لاینفک ہے اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع جان سے بھی زیادہ عزیز ہے' اس راہ میں کوئی بھی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔

اتباع سنت کا یہی وہ جذبہ تھا جس نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اتنے بلند مقام تک پہنچا دیا کہ ان کی شان میں خدائی خطاب ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' نازل ہوا' اور اتباع و فرمانبرداری کا یہ جذبہ بھلا کیسے نہ ان کے دلوں میں پیدا ہوتا؟ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ان کی زندگی میں انقلابی روح پھونکی تھی' وہ زہریلی فضا اور وبائی ماحول میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معطر فضا اور خوشگوار ماحول بخشا' وہ نفس پرستی اور خدا فراموشی کی طویل شب دیجور میں زندگی بسر کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خدا پرستی کا سبق سکھایا اور انہیں روحانیت اور اصلاح و ہدایت کے آفتاب کی روشنی میں لا کھڑا کیا' وہ شراب و کباب کے رسیا تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زہد و عبادت کا خوگر بنایا' ان کی زندگیوں کا سررشتہ جھوٹ و ناراستی' نام و نمود' ریا و بناوٹ کے دامن سے وابستہ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پاک وصاف کیا اور اتنا پاک وصاف کیا کہ خود جھوٹ بولنا اور جھوٹی کارروائیوں میں شریک ہونا تو درکنار' وہ جھوٹی زندگی رکھنے والوں سے بھی گریز کرنے لگے' ان کے پاک نفوس ان شیطانی ترغیبات سے نفرت کرنے لگے' ان کا شیوہ تبدیل ہو گیا' ان کے کان کھل گئے اور ان کی چشم بصیرت روشن ہو گئی' ان کی زندگی فسق و فجور میں مبتلا تھی' وہ حسن اخلاق و خوبی کردار سے بالکل ناآشنا' حسن معاشرت سے بے بہرہ اور تہذیب و ثقافت سے عاری تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حسن کردار کا ایسا مرقع بنا دیا کہ شرافت و بزرگی ان پر فخر کرنے لگی' وہ معمولی بات پر ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو جاتے اور قوت ارادی کھو بیٹھتے تھے' نتیجہ قتل و قتال کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندر تقویٰ اور حسن عمل کی ایسی پھونک ماری کہ صدیوں کی عادت اور پشت ہا پشت کی خصلت تبدیل ہو گئی' وہ اس قدر خاکسار

اور مسکین ہوگئے کہ ہاتھ' پیر کی زیادتیوں اور بات چیت کی سختیوں کا کیا ذکر؟ ان کی رفتار تک ان کی فروتنی پر گواہی دینے لگی' وہ گندے مشغلوں سے یکسر تائب ہوگئے اور ان کی پوری پوری راتیں نماز وعبادت' دعا وقرآن خوانی اور تہجد میں قیام وسجود کی نذر ہونے لگیں' سچ کہا اکبرالہ آبادی نے:

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز اطاعت رسول میں مضمر ہے' اسوۂ رسولؐ ہی ہمارے لئے ترقی کا ضامن ہے' رسول صلی اللہ علیہ وسلم آج چشم ظاہر سے اگرچہ مستور ہیں' لیکن ''اسوۂ رسول'' مستور نہیں' وہ قدم جن پر پیشانیوں کا رگڑنا ہمارے لئے اوج سعادت تھا' آج ہماری نظروں سے اوجھل ہیں' لیکن ''نقشِ قدم'' موجود ہیں' صاحب خلق عظیم آج ''رفیق اعلیٰ'' کی رفاقت میں ہیں' لیکن خلق عظیم کی امانت انسانوں کے سینوں اور کتب خانوں کے سفینوں میں آج بھی محفوظ ہے' پیامبر کا پیام زندہ ہے' کام زندہ ہے' نام زندہ ہے اور آج خاک کا ہر پتلا اپنے ظرف اور بساط کے مطابق اس گنج نور سے کسب فیض کرسکتا ہے۔

مگر افسوس صد افسوس! آج ہم میں سے کتنے بدبخت مسلمان ایسے ہیں جو خوبی وکمال کا معیار یورپ کے طور وطریق کو سمجھ رہے ہیں' ان کے یہاں دینی تعلیم کی بہ نسبت عصری تعلیم اس لئے ضروری ہے کہ یورپ میں اس کا رواج ہے' معاشرت کو اعلیٰ معیار پر اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ یورپ کا طرز یہی ہے' سود خوری اس لئے بہتر ہے کہ یورپ اسی کے ذریعے ترقی کررہا ہے' یہ ہمارے دماغوں کا عام طرز استدلال ہوگیا ہے' حالانکہ اگر ہم آج اس بڑے ''امین'' کے نقش قدم پر چلتے تو ہم میں خیانت وبددیانتی کا گزر نہ ہوتا' اگر آج ہم اس ''رؤف رحیم'' کے پیرو ہوتے تو ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی جانب سے بے اعتقادی وبدگمانی نہ ہوتی' اگر آج ہم نے اس غار حرا میں بیٹھنے والے کے آثار مبارکہ کو اپنا سرمہ چشم بنایا ہوتا تو ہمارے باطن میں کسی قسم کی گندگی نہ رہ جاتی' اگر آج ہم فاتح بدر کی عظمت دل سے کرنے والے ہوتے تو مخالفین کے مقابلے میں ہمیں شکستیں نہ ہوتیں' اگر آج ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام پر سچے دل سے ایمان رکھنے والے ہوتے تو اپنے جیسی مخلوقات کے ساتھ ہمیں بے گانگی ومخالفت نہ ہوتی' اگر آج ہم کو اسم پاک ''احمد'' کی لاج ہوتی تو اللہ کی حمد وثنا سے ہمیں اس قدر گریز نہ ہوتا' اگر آج ہم کو اسم گرامی ''محمد'' سے عملاً کوئی واسطہ ہوتا تو موجودہ پستی وبدنامی کے مراحل سے دور ہوتے۔

مگر ہم نے ان تمام چیزوں کو محض اس وجہ سے پس پشت ڈالا کہ دنیا والے مذاق اڑائیں گے' اسی کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں ہم ذلیل ہورہے ہیں' عزت وترقی' فلاح و بہبود صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے' رب کریم تمام مسلمانوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار' میٹھادر' کراچی نمبر2 فون:745080

رشوت کی تباہ کاریاں

مولانا عبداللہ قاسمی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے' طبرانی کی ''معجم کبیر'' میں اس حدیث کے الفاظ یوں آئے ہیں: ''رشوت دہندہ اور رشوت خور دونوں جہنمی ہیں'' اور حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان دونوں کے درمیان واسطہ بننے والے شخص کو بھی ملعون فرمایا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ قاضی کا کسی سے رشوت لے کر اس کے حق میں فیصلہ کرنا کفر کے برابر ہے' اور عام لوگوں کا ایک دوسرے سے رشوت لینا ''سحت'' یعنی حرام وناپاک کمائی ہے۔ (طبرانی کبیر باسناد صحیح) یہی وجہ ہے کہ پوری امت اس کے حرام ہونے پر متفق ہے۔

رشوت کی حقیقت:

لغت میں رشوت کے معنی ہیں وہ نذرانہ جو اپنی مقصد براری کے لئے کسی کو پیش کیا جائے' خواہ وہ مقصد جائز ہو یا ناجائز۔ اسی لئے امام ابوسلیمان خطابی (متوفی ۳۸۸) اس حدیث کا مطلب بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

رشوت لینے اور دینے والے دونوں شخص گناہ وسزا کے مستحق اس وقت ہوں گے' جب کہ دونوں کا مقصد باطل اور ناحق کی حمایت کرنا ہو' کسی پر ظلم کرنا یا کرانا ہو یا شرعی حکم کی پامالی ہو' مثلاً ایک شخص جس کا ایک چیز میں شرعاً کوئی حق نہیں بنتا' وہ صاحب اختیار کو رشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کرالیتا ہے' یا ایک چیز ایک شخص کی ملک یا اس کا حق ہے' اس کے پاس ثبوت بھی ہیں جو اس نے فراہم کردیئے مگر دوسرا شخص رشوت کے زور پر صاحب اختیار کو رشوت دے کر اپنے حق میں فیصلہ کرالیتا ہے' یا ایک چیز ایک شخص کی ملک یا اس کا حق ہے' اس کے پاس ثبوت بھی ہیں جو اس نے فراہم کردیئے مگر دوسرا شخص رشوت کے زور پر صاحب اختیار سے اس کے خلاف فیصلہ کرادیتا ہے تاکہ حق دار کو نہ مل سکے' یہ رشوت دینا بلاشبہ موجب لعنت ہے۔

اسی طرح لینے والا شخص بھی وعید کا مصداق اس وقت ہوگا جب اس نے اپنے حق یا عمل کی انجام دہی پر رشوت لی ہو جو اس کے اوپر ازروئے شرع واجب ہے' یا وہ کوئی کام ایسا کررہا ہے جس کے کرنے کا کوئی جواز نہیں اور دوسرے کا اس سے نقصان ہورہا ہے' جب تک اس کی مٹھی گرم نہ کی جائے اپنے اس ناحق عمل سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہ ہو' ایسا شخص بحکم شریعت ملعون ہے۔

ہاں البتہ ایک شخص کا حق ہے جو اسے ملنا چاہئے' رشوت دیئے بغیر نہیں ملے گا یا اتنی دیر سے ملے گا جس میں اسے غیر معمولی مشقت برداشت کرنی پڑے گی۔ اسی طرح اس کے اوپر کسی فرد یا حکومت کی طرف سے ظالمانہ مطالبات عائد ہوگئے ہیں اور رشوت دیئے بغیر ان سے خلاصی مشکل ہے تو امید ہے کہ دینے والا شخص گناہ گار نہ ہوگا' البتہ دیانت شرط ہے' جس کی ذمہ داری خود اس پر ہوگی۔ اسی طرح ایک شخص حکام اور ارباب اختیار کے نزدیک اپنی ذاتی وجاہت کی وجہ سے باحیثیت مانا جاتا ہے' اگر ایسے شخص کے ذریعہ اپنا واجبی اور جائز حق وصول کرنے کے لئے حاکم تک رسائی حاصل کی جائے اور وہ شخص جس پر اس کام کی شرعاً کوئی ذمہ داری نہیں ہے' حق الخدمت کے طور پر کچھ وصول کرتا ہے تو یہ اس کے لئے حلال ہوگا' کیونکہ یہ نہ تو باطل کی اعانت ہے' نہ کسی پر ظلم ہے' اور نہ ہی اس پر یہ کام کرانا ازروئے شرع واجب ہے' لیکن نہ لینا موجب اجر وثواب ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''اشفعوا تؤجروا'' سفارش کرو' ثواب پاؤ گے۔

تجربہ شاہد ہے کہ جن ناگوار حالات میں رشوت دینی پڑتی ہے' ان میں دینے والا تو مجبور ہوتا ہے مگر لینے والا عموماً ظالم' بعض لوگ یہ مجبوری بتاتے ہیں کہ چونکہ متعلقہ ملازم کی تنخواہ کم ہے'

اوپری آمدنی کے بغیر اس کا خرچ نہیں چل سکتا' اس لئے کام کے واسطے اس کے پاس آنے والے افراد سے کچھ لینا پڑتا ہے' یہ تو "کرے کوئی' بھرے کوئی" کا مصداق ہے۔

اس وقت عمومی سطح پر رشوت کی گرم بازاری ہے' مسلم و غیر مسلم سب اس میں مبتلا ہیں' رشوت خوری کے ایک سے ایک طریقے ایجاد ہو گئے ہیں' رشوت اور ہدیہ میں فرق کرنا بڑا مشکل ہو گیا ہے' نام ہدیہ کا ہوتا ہے' کام رشوت کا' بسا اوقات جسے رشوت دی جائے اسے بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ مجھے رشوت دی جا رہی ہے۔ ہدیہ کا مقصد آپس میں میل محبت کو فروغ دینا ہوتا ہے جب کہ رشوت کا مقصد حق کو باطل کرنا ہوتا ہے یا باطل کو حق۔ یہ بہت نازک مسئلہ ہے' ہر مسلمان کچھ لیتے دیتے وقت اس معیار پر اپنے لین دین کو جانچے۔

رشوت کے اثرات:

یہ لعنت جہاں آخرت کی تباہی کا سبب ہے وہیں دنیا کی تباہی کا بھی سبب ہے' کیونکہ اس سے ظلم کو فروغ ملتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا (حدیث قدسی) میرے بندو! میں نے تم پر ظلم کرنا حرام کر دیا ہے' ایک دوسرے پر ظلم مت کرو بلکہ "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" (حدیث) خلق خدا پر ظلم کرنے کے بجائے ترس کھاؤ تو آسمان والا تم پر ترس کھائے گا۔

ہمارا معاشرہ' ہمارا ملک مذہبی' اخلاقی' اقتصادی ہر اعتبار سے گراوٹ کا شکار ہے' حالات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں' امن و امان غارت ہو گیا ہے' اس کے اسباب جہاں بہت کچھ ہو سکتے ہیں' وہیں اس کا ایک اہم سبب رشوت کی گرم بازاری ہے۔ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت سے یہ حدیث ہے' ملاحظہ ہو:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس قوم میں سود کی وبا پھیل جاتی ہے وہ قحط سالی اور (رزق کی تنگی) میں مبتلا ہو جاتی ہے' اور جس قوم میں رشوت کی وبا آ جاتی ہے' وہ رعب کا شکار ہو جاتی ہے' یعنی دشمن اور باطل کے مقابلہ کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

غور فرمایئے! بالکل یہی حال ہم مسلمانوں کا ہو گیا ہے' جگہ جگہ مسلمان دشمنوں کے مظالم کا رونا روتے ہیں' مگر کچھ کر نہیں پاتے۔ کاش کسی کی توجہ اصل سبب کی طرف جاتی۔

☆☆..........☆☆

مساجد کیلئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

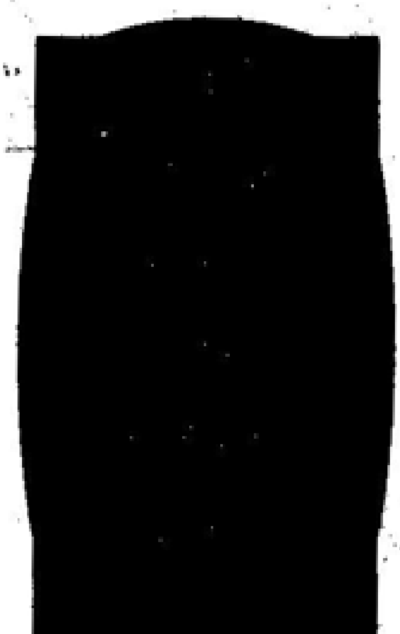

پتہ:

این آر ایونیو' لزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

اقوام کا ارتقاء و انحطاط

مولانا محمد اسجد ندوی

پورا کارخانہ عالم ایک حکیمانہ نظام کے تحت چل رہا ہے' کائنات کی ہر مخلوق کے لئے انتظامات ہیں' افراد و اشخاص کے لئے بھی مستقل نظام ہے اور جماعات و اقوام کے لئے بھی' جس طرح بچپن' جوانی' کہولت' بڑھاپا' صحت' مرض' طاقت' کمزوری وغیرہ تمام مراحل حیات انسانی کو در پیش آتے ہیں' ایسے ہی اقوام وملل کے لئے بھی حیات وموت' صحت و مرض اور قوت وضعف کے قوانین اللہ کے بنائے ہوئے ہیں جو جاری وساری ہیں' قرآن کریم بہت سے قوانین کی طرف متنبہ اور متوجہ کرتا ہے۔

مثال کے طور پر امتوں کی حفاظت وبقا کے لئے اللہ تعالیٰ کی سنت اور قانون یہ ہے کہ ان کے افراد میں ایسا گروہ لازماً موجود ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داریاں سنبھالے' بالفاظ دیگر وہ اصلاح ودرستگی کی دعوت دے اور فساد وشر سے روکے' بچائے اور اسے ناپسندیدہ قرار دے۔ ہر دور میں یہ گروہ مختلف شکلوں میں موجود رہا ہے اور اس کے عملی طریقے اور مناہج متنوع رہے ہیں' اور اس کے پاس اسباب و وسائل بھی مختلف رہے ہیں۔ بہرصورت اس گروہ کی موجودگی اور بیداری امتوں کی حیات و ارتقاء کی ضمانت ہوتی ہے' ہاں مگر ضروری یہ ہے کہ یہ گروہ بے حد باشعور' بیدار مغز' جفاکش' امانت دار' مخلص و بے لوث ہو' اس کے پاس قوت فیصلہ ہو' یقین کی طاقت ہو' حسن نیت کی دولت ہو' وہ قوم کو نافع ومفید چیز اختیار کرنے اور مضر اور تباہ کن چیز سے دور رہنے کی برملا تلقین وتاکید کرسکتا ہو اور اگر اس گروہ میں یہ اوصاف نہ ہوں تو پھر امت کی حیات وبقا کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی' قرآن کریم اسی گروہ کے تذکرہ میں فرماتا ہے:

"پس کیوں نہ ایسا کیا گیا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی کہ دین میں دانش وفہم پیدا کرتی اور جب تعلیم وتربیت کے بعد اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کو جہل وغفلت کے نتائج سے ہوشیار کرتی تاکہ وہ برائیوں سے بچیں۔" (التوبہ:۱۲۲)

اس آیت کے ذیل میں فقہاء نے لکھا ہے کہ:

"جس آبادی میں علماً حقانی کا وجود نہ رہے' یا وہ موجود تو ہوں لیکن ہدایت خلق کے کام سے غافل ہوں' وہ ساری آبادی گناہگار ہوگی' بدکرداری سے روکنا اور نیک کرداری کو پھیلانا فرض کفایہ ہے' علماً حق اس کے خصوصاً ذمہ دار ہیں' گو حکم کے مخاطب سب مسلمان ہیں۔" (تفسیر ماجدی دوم:۴۲۵)

بدکرداری' فساد اور ظلم کی آخری حدود عبور کرجانے کے نتیجہ میں متعدد اقوام عالم خدائی عذاب کی گرفت میں آئی ہیں' قوم نوح' قوم عاد' قوم ثمود' قوم لوط' اصحاب مدین' فرعون اور اس کی قوم' قوم تبع وغیرہ تمام اقوام عذاب الٰہی کا نشانہ بنیں' قرآن اس سلسلہ میں بنیادی سبب بیان کرتا ہے:

"پھر ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں' ایسے اہل حق باقی رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد مچانے سے روکتے' ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم' جنہیں ہم نے نجات دی' ورنہ ظالم لوگ اسی راہ پر چلے جس میں انہوں نے اپنی نفس پرستیوں کی آسودگی پائی تھی اور وہ سب مجرم تھے۔" (سورۂ ھود:۱۱۶)

آیت کی تفسیر میں مولانا آزاد نے لکھا ہے کہ:

"یہ پچھلی قومیں جو یکسر ہلاک ہوگئیں تو اس لئے ہوئیں کہ ان میں اہل خیر وصلاح معدوم ہوگئے تھے' کوئی نہیں رہا تھا جو شر وفساد سے روکے' اگر ان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے موجود ہوتے تو کبھی اس نتیجے سے دوچار نہ ہوتے' کیونکہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک بستی پر عذاب آئے اور اس کے باشندے مصلح ہوں۔" (ترجمان القرآن سوم ص:۱۸۶)

واضح فرمادیا گیا کہ جب تک امتیں مستقیم رہتی ہیں اور ان میں ایک گروہ داعیان حق کا باقی رہتا ہے تب تک وہ عذاب استیصال سے اور بہ یک قلم

نابود کئے جانے سے محفوظ رہتی ہیں' ہاں جب امتوں کا اجتماعی ضمیر اتنا بگڑ جائے کہ ان میں داعیان حق سرے سے باقی ہی نہ رہیں یا ہوں تو لیکن اتنے کم اور اتنے کمزور کہ ان کے روکنے سے بگاڑ نہ رک سکے' تو پھر امتیں غضب الٰہی کی مستحق ہو جاتی ہیں' واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں کے شرور کو اس خیر کی وجہ سے برداشت کرتا ہے جو ان میں موجود ہو' اور اسی وقت تک برداشت کرتا ہے جب تک ان میں کچھ امکان خیر باقی رہے' مگر جب کوئی امت خیر سے بالکل تہی دست ہو جائے' اہل خیر ہوں ہی نہیں یا ان کی دعوت صدا بصحرا اور بے اثر ہو تو پھر اس قوم پر عذاب الٰہی کا وقت قریب آ جاتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ صالحین و مصلحین کا گروہ ہلاکتوں اور تباہیوں سے امتوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی حیثیت طبیب و معالج کی ہوتی ہے کہ اگر اس کا تجویز کردہ نسخۂ علاج مریض قبول کر لے اور اس کی پابندی کر لے تو مرض سے نجات پا جاتا ہے' ورنہ بصورت دیگر وہ مسلسل مرض کا شکار رہتا ہے اور انجام کار وہ مرض اسے ہلاکت میں مبتلا کر دیتا ہے' یہی حال گروہ مصلحین و داعیان کا ہوتا ہے' قرآن نے اس گروہ کو "صالحین" کے لفظ سے تعبیر کیا ہے' فرمایا:

"اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔" (الانبیاء:۱۰۵)

آیت میں بڑی وضاحت سے فرما دیا گیا ہے کہ نیک اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ دنیا و عقبیٰ کی فلاح اور اس زمین اور جنت کی زمین کا وارث بنائے گا' قرآن ہی میں وارد ہے کہ:

"زمین اللہ کی ہے' اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور حسن انجام خدا ترسوں ہی کے ہاتھ رہتا ہے۔" (الاعراف:۱۲۸)

اور فرمایا گیا:

"اللہ نے تم میں سے مؤمنین صالحین سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے' ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرے گا' جسے اس نے ان کے حق میں پسند کیا ہے' اور ان کی موجودہ حالت خوف کو امن سے بدل دے گا' بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔" (النور:۵۵)

سورۃ المؤمن میں ارشاد باری ہے:

"یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔" (آیت:۵۱)

مولانا آزاد کے بقول:

"زبور میں اللہ نے اپنے اس مقررہ قانون کا اعلان کر دیا تھا کہ زمین کے وارث خدا کے صالح بندے ہوتے ہیں' یعنی جماعتوں اور قوموں کے لئے یہاں یہ قانون الٰہی کام کر رہا ہے کہ انہی لوگوں کے حصہ میں ملک کی فرماں روائی آتی ہے جو صالح ہوتے ہیں...... زمین کی وراثت سنورنے سنوارنے والوں کی وارثت میں آتی ہے' ان کی وراثت میں نہیں جو اپنے اعتقاد و عمل میں بگڑ جاتے ہیں اور سنوارنے کی جگہ بگاڑنے والے ہوتے ہیں...... پوری تاریخ کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ارث و میراث کی ایک مکمل داستان ہے' ایک قوم قابض ہوئی' پھر مٹ گئی' دوسری اس کی وارث ہو گئی' پھر اس کے لئے بھی مٹنا ہوا اور تیسرے وارث کے لئے جگہ خالی ہو گئی...... اس لئے کہ یہاں خدا کا ایک اٹل قانون کام کر رہا ہے کہ وراثت ارضی کی شرط اصلاح و صلاحیت ہے' جو صالح نہ رہیں ان سے نکل جائے گی' جو صالح ہوں گے ان کے ورثہ میں آئے گی:

"ولن تجد لسنة الله تبديلا۔"

(ترجمان القرآن چہارم ملخصاً ص:۶۴'۶۵)

چنانچہ امت محمدیہ کے مکمل وفادار وراست باز افراد عرصہ دراز تک اس سرزمین کے وارث رہے' مشرق و مغرب ہر جگہ انہوں نے اسلامی عادلانہ حکومت قائم کر دی' حق کا علم بلند کر دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی ان کے ہاتھوں مکمل ہوئی کہ:

"اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا' میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھا' عنقریب میری امت ان تمام علاقوں کی مالک ہو جائے گی۔"

یہی پیش گوئی دوبارہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہو کر رہے گی۔

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ امت میں صالح افراد کی معتد بہ تعداد کا وجود امت کی بقاء و ارتقاء کا اصل ضامن ہوتا ہے اور

صالح افراد جتنے متحرک و مؤثر ہوتے ہیں' اتنا ہی امت کی زندگی اور ترقی بڑھتی ہے اور جوں جوں صالحین میں صلاح ونشاط میں کمی آتی ہے' امت کی حیات وبقا میں کمی آتی ہے اور پھر جب صالح عنصر ناپید یا بالکل بے اثر ہوجاتا ہے تو وہ امت کی بربادی اور زوال کا وقت ہوتا ہے۔

امتوں اور جماعتوں کے تعلق سے اللہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ جب کسی قوم کے خوشحال و امیر افراد کا طبقہ سرکش و بے لگام ہوجاتا ہے اور دنیوی لذت کوشیوں اور شہوت پرستیوں میں پور پور ڈوب جاتا ہے اور قوم وملت کی صلاح کو نظر انداز کرکے ساری توجہ اپنے ذاتی' وقتی مفادات پر مرکوز کردیتا ہے اور قوم کے اصحاب دانش اس کو ان بے راہ رویوں پر نہیں ٹوکتے' تو پھر اس قوم وامت کی تباہی کے دن قریب آجاتے ہیں' قرآن کریم اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

"جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں' تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں' تب عذاب کا فیصلہ ایسی بستی پر چسپاں ہوجاتا ہے اور ہم اسے برباد کرکے رکھ دیتے ہیں' دیکھو کتنی ہی نسلیں ہیں جو نوح کے بعد ہمارے حکم سے ہلاک ہوئیں' آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔"
(بنی اسرائیل:۱۶'۱۷)

کسی قوم اور معاشرہ کو تباہ کرنے والی چیز فی الواقع اس کے خوشحال و دولت مند افراد اور اونچے طبقات کا فساد و بگاڑ ہوتا ہے' یہ فطری قانون ہے کہ جس قوم کی شامت آنے کو ہوتی ہے' اس کے خوشحال افراد فسق وفجور کو شیوہ بنالیتے ہیں اور ہر نوع کی بدکاریوں و بدکرداریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں' اور پھر یہی چیز پوری قوم کے لئے باعث ہلاکت بن جاتی ہے' اس لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ اقتدار و معاش کی باگ فاسق و بدکردار افراد کے ہاتھوں میں بالکل جانے نہ دی جائے' مترفین (خوش عیش مالداروں) کے اخلاق وافعال سے فطری طور پر عوام متاثر ہوتے ہیں' اس لئے ان کی بنیادی ذمہ داری اپنے اخلاق واعمال کی آراستگی اور پوری قوم کو اپنی بدعملیوں کے وبال سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔

جب تک مترفین بدکرداریوں سے محفوظ رہتے ہیں' امت بھی محفوظ رہتی ہے' اور وہ جتنا محفوظ رہتے ہیں' اتنا ہی امت بھی محفوظ رہتی ہے' لیکن جب وہ جائز حدود بے تکلف عبور کرنے لگتے ہیں تو پھر تباہی آہی جاتی ہے' قرآن کریم میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا ہے کہ:

"ظالموں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آجاؤگے اور تمہیں اللہ سے بچانے والا اور مدد کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔" (ھود:۱۱۳)

اس آیت میں ظالمین ومفسدین کی طرف ادنیٰ میلان تک رکھنے' اعتماد و جھکاؤ' دوستی و اطاعت' ان کے اعمال وافعال کو پسند کرنے' ان کے برے اعمال پر خاموش رہنے' مداہنت' ان کی صحبت اختیار کرنے' شکل وصورت اور رہن سہن میں ان کی پیروی کرنے' سب سے منع فرمادیا گیا' تاکہ ان کا ہلکا سا عکس واثر اہل ایمان کی زندگیوں اور اعمال پر نہ پڑنے پائے اور وہ ہلاکت سے محفوظ رہیں۔

اللہ جل جلالہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ کسی قوم کے امراء ورؤساء اور مترفین واغنیاء کے بگاڑ پر اہل علم ودانش خاموش تماشائی بنے رہیں اور ان کو بگاڑ سے نہ روکیں تو رفتہ رفتہ پوری قوم میں بگاڑ پھیل جاتا ہے' جو بالآخر تباہی پر منتج ہوتا ہے' اور اگر اہل علم ودانش بگاڑ کا مقابلہ کریں' اس کو جڑ سے اکھاڑنے اور پوری طرح نیست و نابود کردینے کی مکمل جدوجہد کریں اور اس سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں تو امت بگاڑ سے محفوظ رہتی ہے۔

حدیث نبویؐ میں معاشرہ میں بگاڑ لانے والوں اور بگاڑ پر خاموش تماشائی بنے رہنے والوں کی بالکل راست تصویر کھینچی گئی ہے کہ ان کی مثال ایک دو منزلہ کشتی کی سی ہے' جس میں نچلی منزل والوں کو پانی لانے اوپر جانا پڑتا ہے' اس زحمت سے بچنے کے لئے وہ نیچے کشتی میں سوراخ کرنے لگیں تو اب اوپر والے اگر ان کو اس عمل سے روک دیں تو خود بھی محفوظ رہیں گے اور دوسروں کو بھی محفوظ رکھیں گے' ورنہ سب ہلاک ہوجائیں گے۔ یہی حال معاشرہ کے بگاڑ کا ہے کہ اس پر بندش نہ لگائی جائے تو پھر پورا معاشرہ تباہ ہوجاتا ہے' قرآن وحدیث میں بار بار واضح فرمایا گیا ہے کہ جس معاشرہ میں فساد وشر کو گوارا کرلینے کا مزاج پیدا ہوجاتا ہے' وہ پورا معاشرہ عذاب خداوندی کا نشانہ بن جاتا ہے' بدکرداریوں کی سزا دی جاتی ہے تو پھر یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ کون ان کا مرتکب تھا اور کون نہیں؟ قرآن کہتا ہے:

"اس آزمائش سے بچو' جو صرف بدکاروں تک محدود نہیں۔" (انفال:۲۵)

ایک حدیث میں اس آیت شریفہ کی تشریح فرمائی گئی ہے کہ:

"اللہ کسی خاص گروہ کے گناہوں
کا عذاب عام لوگوں پر نہیں ڈالتا' جب
تک کہ ایسی صورت نہ پیدا ہو جائے کہ
وہ اپنے ماحول میں گناہ ہوتا ہوا دیکھیں
اور روکنے پر قدرت کے باوجود نہ
روکیں' تو اس وقت عذاب الٰہی سب کو
گھیر لیتا ہے۔" (شرح السنۃ للبغوی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان فرمایا کہ:

"جب لوگ کسی کو ظلم کرتا ہوا دیکھیں
اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلم سے نہ روکیں تو
قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب
کی لپیٹ میں لے لے۔" (ترمذی)

جب معاشرہ کا اجتماعی ضمیر کمزور یا مردہ ہو جاتا ہے اور اس میں فساد و شر کو دبا کر رکھنے کی قوت باقی نہیں رہ جاتی اور جب بدکردار علانیہ بدکرداری کرتے اور عام کرتے ہیں اور نیک افراد اپنی انفرادی نیکی پر صابر و قانع اور اجتماعی فساد و شر پر ساکت اور خاموش ہو جاتے ہیں' تو پھر پورے معاشرہ کی شامت آجاتی ہے اور سب کو پیس دیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں بنی اسرائیل کی ایک بستی "ایلہ" کے افراد کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو اپنے مذہب کے لحاظ سے مقدس دن "سنیچر" کو حکم الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے' مچھلیوں کا شکار اس دن ممنوع تھا' مگر ان میں سے ایک گروہ اس حکم کی علی الاعلان خلاف ورزی کرتا تھا' دوسرا گروہ خود تو خلاف ورزی نہ کرتا تھا مگر خاموش تماشائی بنا رہتا تھا' تیسرا گروہ نصیحت اور خلاف ورزی سے حتی الامکان روکنے میں مصروف تھا' اس تیسرے گروہ کو دوسرا گروہ نصیحت سے منع بھی کرتا تھا کہ نصیحت بالکل سود مند نہ ہوگی' مگر تیسرا گروہ اس امید پر نصیحت کرتا تھا کہ شاید یہ لوگ اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں' لیکن جب معاملہ حد سے تجاوز کر گیا تو اللہ نے صرف تیسرے گروہ کو بچا لیا اور باقی مجرموں اور خاموش تماشائیوں سب کو مبتلائے عذاب کر دیا۔ اجتماعی جرائم کے باب میں قانون الٰہی یہی ہے۔

اسلام صرف افراد ہی کو نہیں بلکہ پورے معاشرہ کو صالح و پاکیزہ دیکھنا چاہتا ہے' ضروری یہ ہے کہ ملت کا ہر فرد خود صالح ہونے کے ساتھ ساتھ بقدر امکان دوسروں کا مصلح بھی ہو۔ جرائم اور مجرموں سے بے جا چشم پوشی اور مداہنت بذات خود ایک جرم ہے' معاشرہ اگر برائیوں کو انگیز کرنے کا عادی ہو جائے تو یہ قومی جرم ہے' جس کی سزا سب کو بھگتنی پڑتی ہے:

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں قوموں کے گناہوں کو معاف

سنن الٰہیہ میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ ظلم و سفاکی اور وحشت و بربریت قوموں کے ادبار' زوال اور بربادی کا سبب بن جاتے ہیں' بلکہ قرآن کی تصریح کے مطابق بارش و باراں کی کمی' قحط' کھیتوں اور نسل انسانی کی تباہی کا ایک اہم محرک ظلم و زیادتی کا بالکل عام ہو جانا بھی ہے' فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کا ایک اہم سبب یہی ظلم تھا' قرآن اس کے بارے میں کہتا ہے کہ:

"واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے زمین
میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو
گروہوں میں تقسیم کر دیا' ان میں سے
ایک گروہ کو وہ ذلیل کرتا تھا' اس کے
لڑکوں کو قتل کرتا اور اس کی لڑکیوں کو جیتا
رہنے دیتا تھا' فی الواقع وہ مفسد لوگوں
میں سے تھا۔" (القصص:۴)

ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ:

"ظلم و زیادتی کی وجہ سے آبادی میں ویرانی اور خرابی آنا ناگزیر ہے اور ظلم صرف مالک کے قبضہ سے مال یا حکومت چھین لینے کا نام نہیں' بلکہ ظلم کا دائرہ اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے' کسی کی مملوکہ چیز لے لینا' ناجائز مطالبہ' شریعت کی طرف سے لازم نہ ہونے والا حق لازم کرنا' ناحق ٹیکس وصول کرنا' یہ سب ظلم میں شامل ہے' اپنی مفوضہ ذمہ داری انجام نہ دینا بھی ظلم ہے' ظلم نوع انسانی کے انقطاع کا سبب بنتا ہے' بہرام بن بہرام نامی بادشاہ کے ظلم اور اپنی ذمہ داری سے غفلت پر اسے ایک مذہبی سربراہ نے عجیب انداز میں تنبیہ کی' ایک بار بادشاہ نے اُلّو کی آواز سنی اور مذہبی سربراہ سے پوچھا کہ اُلّو کیا کہہ رہے ہیں؟ اس نے موقع غنیمت جان کر کہا کہ بات یہ ہے کہ ایک نر اُلّو ایک مادہ اُلّو سے شادی کا خواہاں ہے' لیکن مادہ نے یہ شرط لگا دی ہے کہ پہلے اسے بیس اجڑے گاؤں دیے جائیں' نر اُلّو نے یہ شرط قبول کر لی ہے اور اس سے کہہ رہا ہے کہ یہ تو بڑا آسان ہے' اگر بہرام کا زمانہ رہا تو ظلم کی وجہ سے آبادیاں ویرانے میں بدلیں گی ہی' میں بیس کے بجائے ایک ہزار گاؤں دے دوں گا' بادشاہ ہوشیار تھا' وہ اشارہ سمجھ گیا اور مذہبی سربراہ سے اصل بات دریافت کی تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ! ملک کا

وقار شریعت' اللہ کی اطاعت اور اللہ کے امرونہی کے تحت رہ کر تصرف کرنے پر موقوف ہے' بادشاہ کی عزت افراد سے ہے اور افراد کی بقا مال سے ہے اور مال کی راہ آبادی ہی سے ہے اور آبادی کی بقا عدل و انصاف سے ہے۔'' (مقدمہ ابن خلدون)

کسی بھی ملک اور معاشرہ کا سب سے بڑا مرض ظلم وسفاکی ہے اور تاریخ کا تسلسل بتاتا ہے کہ بسا اوقات ظلم سے بڑی بڑی سلطنتوں کے چراغ گل ہوگئے' معاشرہ پر باد خزاں چل گئی' ان پر مکمل زوال آ گیا' مظلوم کی آہ وکراہ سے پورے دور کا خاتمہ ہوگیا' اور خالق کائنات کی طرف ظالموں پر ایسی ایسی آفتیں اور سزائیں آئیں' جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں' زلزلے' بجلیاں' گرانی' قحط سالی' بیماریاں اور نہ جانے کیا کیا نتائج ظلم کے ہوتے ہیں جو ظالموں کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو کبھی تبدیلی سے آشنا نہیں ہوتی۔

طاقت و اقتدار کا نشہ اتنا خطرناک ہوتا ہے کہ آدمی رحمت و انسانیت سے محروم ہوجاتا ہے۔ ایرانی بادشا ''آریامہر'' کے بارے میں آتا ہے کہ وہ تیراندازی کا بے حد شوقین تھا' ایک بار اس نے محل سے باہر اپنے کسی ملازم کے کمسن بچہ کو کھیل میں مشغول دیکھا' اس کے دل میں انسانی وجود پر شوق تیراندازی کی تکمیل کا داعیہ پیدا ہوا' حکم کی تعمیل میں بچہ سامنے لایا گیا' بادشاہ نے اپنا شوق پورا کیا اور بچہ نے آخری ہچکی لی' بچہ کے باپ نے بادشاہ کو صحیح نشانہ بازی پر مبارکباد دی' اقتدار و طاقت کے نشہ میں بدمستی کے اس جیسے نہ جانے کتنے نمونے تاریخ میں ملتے ہیں' نتیجتاً ہر ظالم کو اپنی حرکت کا مزہ بھی چکھنا پڑا ہے۔

دنیا کی موجودہ صورت حال میں جب اہل باطل پوری طرح اہل حق سے ہر جگہ نبرد آزما ہیں اور ظلم وسفاکی کے سارے در وا کردیئے گئے ہیں' طاقت و اقتدار کے نشہ میں بدمست افراد انسانیت وشرافت کی تمام قدروں کو پامال کرنے پر اتر آئے ہیں۔ شاید انہیں یہ یاد نہیں کہ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی طاقت وقدرت سب سے بڑھ کر ہے اور ابھی اس کی طرف سے رسی ڈھیلی ضرور ہے' لیکن:

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں

وہ وقت بس آنے کو ہے کہ رسی کھینچ لی جائے گی اور ظالموں کو ان کے برے انجام تک پہنچا دیا جائے گا۔

اللہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ مال ودولت کے بے جا و بے محل استعمال پر اصرار قوموں کو لے ڈوبتا ہے۔ قوم شعیب کے بارے میں قرآن کا بیان ہے کہ ان کی عادتوں میں مال کا غلط استعمال' ناپ تول میں کمی' دوسروں کا حق ادا نہ کرنا' دوسروں کا مال ناحق استعمال کرنا سب کچھ تھا' حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا' حلال مال پر قانع رہنے کی تعلیم دی' مگر انہوں نے جواب دیا کہ:

''اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں' جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ یا یہ کہ ہم کو اپنے مال اپنے منشا کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو؟ بس تو ہی ایک عالی ظرف اور راست باز آدمی رہ گیا ہے۔'' (ھود:۸۷)

چنانچہ پھر انہی جرائم کی پاداش میں ان کو تہس نہس کردیا گیا۔

اسلام نے افراط مالی پر اسی لئے بندش لگائی ہے کہ فطری تقاضوں سے مجبور ہوکر انسان مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہوجاتا ہے' اور مال کی کثرت' کثرت کے حصول کی کوشش' ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش اسے ضروریات دین سے غافل کردیتی ہے' اسی لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معاشی تعلیمات دی ہیں' ان میں اعتدال کو اساسی درجہ دیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطرہ ظاہر فرمادیا تھا کہ:

''مجھے تم پر فقر و ناداری کا نہیں' بلکہ اس کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر وسیع کردی جائے اور تم اس پر سابقہ امتوں کی طرح ٹوٹ پڑو اور پھر انہی کی طرح برباد ہوجاؤ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو فتنہ عام قرار دیا اور اس کے دام فریب میں حتی المقدور نہ الجھنے کی دعوت دی' یہ خطرہ آج پوری طرح واقع ہوکر سامنے آچکا ہے۔ دولت مند عام طور پر ضروریات دین سے بے پروا ہیں' اور اس کا نتیجہ ادبار و زوال کی صورت میں آشکارا ہے۔ اقبال نے امراء کے نشہ دولت کا بڑا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے:

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امراء نشہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضا غرباء کے دم سے

مالداروں کو ایک طرف یہ حکم ہے کہ کسب مال اور جمع مال کی ساری کارروائی دائرۂ شریعت میں ہو اور دیگر ضروریات دین کی انجام دہی میں کوئی کمی اور خلل نہ پیدا کریں' جب کہ دوسری طرف مال کے حقوق ادا کئے جائیں' فقراء اور ناداروں سے مکمل تعاون کیا جائے اور یہ سمجھ کر کیا جائے کہ یہ ان کا حق ہے' ہمارا فرض ہے' کوئی احسان نہیں ہے' اگر ان احکام کی پاس داری نہ ہو تو پھر بگاڑ کے سارے در کھل جاتے ہیں' جن کا بند کیا جانا بے حد دشوار گزار عمل ہے۔

اللہ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ وہ امتوں کو آزمائشوں کی بھٹی میں تپاتا ہے' کھرے' کھوٹے کو الگ الگ کرتا ہے' آسائشوں کے ذریعہ جذبۂ شکر اور مصائب کے ذریعہ قوت صبر و تحمل اور استقلال کی آزمائش کی جاتی ہے۔

قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ:

"مسلمانو! تمہیں جان و مال دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے' اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔" (آل عمران:۱۸۶)

ہر دور میں اہل ایمان آزمائشوں سے دوچار ہوئے ہیں' اس وقت بھی چاروں طرف سے آزمائشوں کی زد میں ہیں' ان حالات میں استقامت و صبر اور ثبات و پامردی ہی اصل مطلوب ہے اور اسی میں ہر مسئلہ کا حل اور ہر درد کا مداوا ہے' جو آزمائشوں کی زد میں آنے کے بعد ہمت ہار کر اور حوصلے توڑ کر باطل سے مفاہمت کر لیتے ہیں' ان کے نفاق اور مصلحت پرستی پر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے' موجودہ حالات میں ایسی مفاہمت کرنے والے کثیر تعداد میں ہیں' قرآنی حقائق ان کے لئے تازیانۂ عبرت ہیں۔

اللہ جل جلالہ کی ایک سنت یہ ہے کہ جس قوم میں باہم اختلاف و رسہ کشی اور تفرقہ بازی پیدا ہو جاتی ہے' وہ قوم تباہ و برباد ہو جاتی ہے' جمعیت و وحدت جب پارہ پارہ ہو جاتی ہے' تو امت کی آبرو بھی جاتی ہے اور اس کی شوکت و قوت بھی' اسی لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:

"آپس میں جھگڑو نہیں' ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔"
(الانفال:۴۶)

"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو' اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تمہارے اوپر کیا ہے' تم ایک دوسرے کے دشمن تھے' اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے' تم آگ کے گڑھے کے کنارے تھے' اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔" (آل عمران:۱۰۳)

"اللہ ہی ہے جس نے مؤمنوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی' اگر آپ روئے زمین کے سارے خزانے خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے ٹوٹے ہوئے دل نہ جوڑ پاتے' لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان میں باہمی الفت پیدا کر دی' بلاشبہ وہ غالب و حکیم ہے۔" (الانفال:۶۳)

بقول مولانا آزاد:

"دنیا میں کوئی کام انسان کے لئے اس سے زیادہ مشکل نہیں ہے کہ بکھرے ہوئے انسانی دلوں کو ایک رشتۂ الفت میں پرو دے...... مسلمانوں کی باہمی الفت ایک ایسی نعمت ہے جسے خدا نے اپنا خاص انعام قرار دیا ہے' افسوس ہے ان پر جو اس نعمت سے محرومی پر قانع ہو گئے اور اس کے لئے اپنے اندر کوئی جلن محسوس نہیں کی' آج باہمی الفت کی جگہ باہمی مخاصمت مسلمانوں کی سب سے بڑی پہچان ہو گئی ہے' اسی کو انقلاب حال کہتے ہیں۔" (ترجمان القرآن سوم ملخصاً ص:۲۱۱/۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس کا فرمان ہے:

"قرابتیں فراموش کر دی جاتی ہیں' احسان ٹھکرا دیئے جاتے ہیں' لیکن اللہ جب دلوں کو جوڑ دیتا ہے تو ان کو کوئی ٹس سے مس نہیں کر سکتا' وہ آہنی دیوار بن جاتے ہیں' وہ ناقابل تسخیر ہو جاتے ہیں۔"

علامہ اقبالؒ نے امت کے انتشار کا رونا یوں رویا ہے:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اقوام و ملل کی بقا و زوال' ارتقاء و انحطاط کے سلسلہ میں اللہ کی بہت سی سنتیں اور قوانین ہیں' جن

میں سے کچھ کا ذکر اوپر کیا گیا' اہل ایمان کے لئے ان میں عبرتوں کا ایک جہان موجود ہے' ان کا اصل منصب مؤمن کامل ہونے کی حیثیت سے احتساب کائنات' قیادت اور اعلاء حق ہے' ان کا یہ فرض ہے کہ وہ کوچہ کفر میں صدا دینے اور اہل جفا کی چاکری کے بجائے اپنے اصل منصب و مقصد کی طرف گامزن ہوں اور اس راہ کی ہر مشکل اور دقت برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں' طوفانِ حوادث اور سیلاب مصائب کی فکر اور خوف ان کو زیبا نہیں کہ وہ اللہ کے بندے اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتی اور نائب و امین ہیں' ان کی ناخدائی کے لئے کتاب و سنت ہمہ وقت موجود ہے:

ہمیں سیلاب کا ڈر کیا ہو جب وہ ناخدا ٹھہرے
ہمیں کیا فکر جب ایسے شہنشاہ کے گدا ٹھہرے

☆☆............☆☆

برطانوی خاتون سیاستدان کا قبول اسلام

"میں نے جب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے بہت اچھا لگا' اسلام میں زندگی گزارنے کے جو اصول وضع کیے گئے ہیں' مجھے بہت اچھے لگے' مجھے مسلمانوں سے ملنے جلنے کا شوق ہوا' میں اسلام کے ماننے والوں کو دنیا کی عظیم و مختلف قوم سمجھنے لگی' اسلام میں عورت کو جو مقام دیا گیا ہے اسے جان کر میں بہت خوش ہوئی' میں پاکستان میں پیدا ہوئی نہ میرا پاکستان سے کوئی نسبی تعلق ہے' لیکن میں سرزمین پاک سے والہانہ عقیدت رکھتی ہوں کیونکہ اس سرزمین پر نماز ہوتی ہے اور لوگ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔" یہ بات ہندو مذہب تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والی برطانوی خاتون سیاستدان زرینہ خان (سابق بوبی وین) نے بڑے جذباتی انداز میں بتائی' زرینہ خان لندن بورہانسلو کی لیڈی کونسلر ہیں اور ہیومن رائٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن لندن کی سرپرست ہونے کے علاوہ متعدد پاکستانی و برطانوی سماجی و سیاسی تنظیموں کی رکن ہیں' وہ ہندو گھرانے میں پیدا ہوئیں' اٹھارہ سال کی عمر میں انہوں نے اسلام میں دلچسپی لینا اور اسلامی لٹریچر پڑھنا شروع کیا' وہ ہندی' اردو' گجراتی اور انگریزی زبان پر عبور رکھتی ہیں اور اسلامی کتب کا مطالعہ ان کا شوق ہے' وہ کہتی ہیں کہ: میں پہلے نیروبی میں رہتی تھی اور روزانہ عبادت کے لئے مندر جاتی تھیں' ایک پنڈت نے وہاں میرے ساتھ نازیبا حرکات کرنے کی کوشش کی' اس طرح مجھے ہندوؤں' ان کے رسم و رواج اور بتوں کی پوجا سے نفرت ہوگئی' میری زندگی میں بڑی تکلیفیں آئیں' میرے ہندو سسرال نے دو بیٹیوں کے بعد یہ کہہ کر مجھے فارغ کر دیا کہ میں منحوس ہوں' میرے ہندو عزیز و اقارب طلاق کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے تھے' پھر میری دوسری شادی ہوئی مگر دوسرا شوہر بھی خاموشی سے مجھے چھوڑ کر چلا گیا' لیکن جب سے میں نے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لو لگائی ہے' مجھے کسی کے بچھڑنے' چھوڑنے اور دھتکارنے کا کوئی غم نہ رہا۔ (مرسلہ: مولانا عبدالحکیم نعمانی)

Hameed® BROS JEWELLERS

HB® TRUSTABLE MARK

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

دوسری اور آخری قسط

یہود و نصاریٰ کی نئی سازشیں

قرآن کے مقابلے میں کتاب "الفرقان" کی اشاعت

مسلمانوں کو کفار سے دشمنی رکھنے اور گمراہ و ملحدوں سے برأت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمایا۔ الفرقان الحق کی مزعومہ "سورۃ صلاح" میں اس کی نفی کی گئی اور کہا گیا کہ: "اے میرے بندوں میں سے گمراہ ہونے والو! کیا ہم تمہیں ایسی تجارت کے بارے میں نہ بتائیں، جس سے تم دردناک عذاب سے بچ سکو گے، وہ یہ ہیں: "دوستی کرو، دشمنی نہ کرو، محبت کرو اور اپنے دشمنوں سے نفرت نہ کرو، تم اپنی تلوار اور نیزوں کو بند کر ڈالو۔" کفار اس آیت سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان جزیہ دینے والے ذلیل لوگ بن جائیں اور دنیا سے محبت کرنے لگ جائیں۔ اسلحہ کی فیکٹریاں اور طاقت کی ملکیت کا حق صرف یہودیوں اور عیسائیوں کا ہے؟ کیا کفار کو اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں موجود یہ قول معلوم نہیں:

"جہاں تک ممکن ہو کافروں کے مقابلہ کے لئے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو، جن سے تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو۔" (سورۃ انفال)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہودی اور عیسائیوں نے اس کتاب میں یہ کہہ کر جرم کی تمام حدود کو پھلانگ دیا ہے کہ: شیطان کی اطاعت مت کرو اور اگر وہ تم سے یہ کہے کہ کھاؤ حلال، پاکیزہ چیزوں میں سے تو اس کی بات کو سچ مت جاننا اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔" کفار نے اس شیطانی عبارت میں قرآن کریم کو جھٹلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) شیطان کہا، جس نے حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے، اسی مزعومہ سورۃ میں اللہ کے دشمن کفار کے خلاف طاقت استعمال کرنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ: "کئی مرتبہ مومنین کی چھوٹی جماعت کفار کی بڑی جماعت پر محبت، رحمت اور سلامتی کے ذریعہ غالب آ گئی۔"

محمد صالح مغل

پھر اس کے بعد "الفرقان الحق" کی مزعومہ سورۂ طہر میں کہا گیا کہ: "گندگی اور پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں ہے، نہ ہی زنا اور نکاح میں کوئی فرق ہے۔" اسی طرح اسی سورۃ میں طلاق اور ایک سے زائد شادیاں کرنے کو زنا سے مشابہت دی گئی۔ "الفرقان الحق" کی "سورۃ غرانیق" جسے قرآن مجید کی سورۃ الطور کی طرز پر لکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے مشابہت دی گئی (نعوذ باللہ)۔ پھر اس کے بعد اسلام پر تہمت لگائی گئی کہ وہ عورتوں کو ذلیل کرتا ہے، جیسا کہ یہی بات انسانی حقوق کی یورپی تنظیمیں آج کل کر رہی ہیں کہ اسلام نے عورت کو سامان تجارت بنا کر رکھا ہوا ہے، جو کبھی فروخت کی جاتی ہے اور کبھی خریدی جاتی ہے، عورتوں کے بارے میں "الفرقان الحق" کی مذکورہ "سورۃ" میں کہا گیا کہ: "عورت کو اپنی کھیتی باڑی سمجھنا اور اپنی کھیتی باڑی کی طرف جہاں سے چاہو آنا، یہ ظلم اور فسق ہے، انصاف اور اخلاق کریمہ کہاں ہیں؟ ہم نے تمہاری خلقت کی ابتدا ایک آدم اور ایک حوا سے کی تھی، پس تم زنا کے شرک سے تائب ہو جاؤ اور اپنی ازواج کے لئے ایک ہو جاؤ، پس ایک مذکر شوہر کے لئے ایک مونث بیوی ہو، اس سے زیادہ بیویاں رکھی گئیں تو وہ شیطان کی طرف سے ہوں گی، تمہاری شریعت کے مطابق وراثت میں عورت کو آدھا حصہ ملے گا جبکہ مرد کو دوگنا ملے گا، اسی طرح عورت کی گواہی بھی تمہارے نزدیک آدھی شمار کی جاتی ہے اور مردوں کو عورتوں پر کئی درجات حاصل ہیں، یہ ظالموں کا عدل وانصاف ہے، اگر تمہیں ان پر کسی فتنہ کا ڈر ہوتا ہے تو تم انہیں گھر میں محبوس کر لیتے ہو، پس یہ فیصلہ ظالموں کا ہے۔" اس شیطانی عبارت سے معلوم ہوا کہ کفار کو اس چیز نے غیظ وغضب میں مبتلا کر دیا ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو دو، تین، چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت کیوں دے رکھی ہے؟ اسی طرح ازدواجی زندگی میں پیدا ہونے والے جھگڑے اور مسائل کا آخری حل اسلام نے طلاق رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام نے میراث کو مذکر اور مونث میں تقسیم کرنے کی اجازت دی ہے۔ یہود و نصاریٰ کو اسلام کے یہ تمام

فیصلے بُرے لگے، جس کی وجہ سے انہوں نے ”الفرقان الحق“ کی اس ”سورۃ“ میں اپنے دل کی بھڑاس نکالی، اسی طرح الفرقان الحق کی ”سورۃ زنا“ میں اللہ تعالیٰ پر کفار نے یہ جھوٹ بولا کہ: جس نے بھی دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے شادی کی پس اس نے زنا کیا اور انجیل میں موجود ہمارے قانون کی مخالفت کی جس کے مطابق جس کسی نے بھی عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھا اس نے اپنے بیاہ رول میں زنا کیا اور جس نے دوسری بیوی سے مباشرت کی اس نے بھی زنا کیا اور اپنی بیوی کو زنا و فجور میں مبتلا کر دیا“۔

اسی طرح الفرقان الحق کی ”سورۃ منافقین“ میں کفار نے اللہ تعالیٰ کو شیطان سے مشابہت دی (نعوذ باللہ) جبکہ ”سورہ جزیہ“ میں یہود و نصاریٰ کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے قتال کرنے اور جزیہ لینے کی ممانعت کی گئی اور کہا گیا کہ: ”دین حق قرآن مجید نہیں بلکہ انجیل اور ”الفرقان الحق“ ہے، جو کوئی بھی انجیل اور ”الفرقان الحق“ کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا پس اس نے کفر کیا اور خدا کے ہاں اس کا دین ناقابل قبول ہوگا۔“ اسی طرح الفرقان الحق کی ”سورہ ضالین“ میں کفار نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کیا اور مسلمانوں کو کافر قرار دے کر کہا کہ ان کی تباہی اور بربادی ہو۔

یہود و نصاریٰ کا گمراہی پر پورا یقین ہونے اور مجاہدین سے خوف کھانے کی وجہ سے الفرقان الحق میں قرآن کریم میں موجود ہر اس آیت کو تردید اور تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے متعلق صفات اور جہاد کا ذکر ہے۔ معاملہ صرف یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ کفار نے جنت اور اس میں موجود نعمتوں و حور عین تک کی بھی تردید کی۔ ”الفرقان الحق“ کی ”سورۃ مضاہاۃ“ میں کہا گیا کہ وہ لوگ گمراہ ہوئے جو اللہ کے رستہ میں لڑنے اور مرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، تم گمراہ ہوا گرچہ تمہاری بشارت بچی ثابت ہو بھی گئی، ہمارا راستہ تو رحمت، محبت اور سلامتی کا ہے۔ اسی طرح الفرقان الحق کی ”سورۃ اخاۃ“ میں کہا گیا کہ: ”قرآن کریم کی شیطانی آیتیں جو تم پر پڑھی جاتی ہے وہ گمراہ کن آیتیں ہیں جو تمہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جانا چاہتی ہے، پس تم شیطان کی وحی کی اتباع نہ کرو اور اس کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ (نعوذ باللہ)۔ تحریف شدہ انجیل اور تورات کا دفاع کرتے ہوئے کفار نے الفرقان الحق کی ”سورۃ انبیاء“ میں کہا کہ: ”تم نے اپنے لغو کے ساتھ تورات اور انجیل کے قول کو مٹا دیا اور حق کو باطل کا اور ایمان کو کفر کا لبادہ اوڑھا دیا، تم نے جھوٹے اقوال کہے جو ہم نے نازل نہیں کئے۔“

یہود و نصاریٰ نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) جھوٹا اور جادوگر قرار دینے کے ساتھ شیطان مردود بھی کہا (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ)۔ الفرقان الحق کی ”سورۃ امتحن“ میں کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خرافات بکتے ہوئے کہا کہ: ”جو دین محمد لائے تھے وہ گمراہ دین تھا، سچا نہیں۔“ (نعوذ باللہ)

اسی طرح الفرقان الحق کی ”سورۃ صلاۃ“ میں مسلمانوں کی نماز اور ان کی مساجد پر جنگ مسلط کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ: ”نماز کے بغیر نیکی، نماز کے ساتھ گناہ سے بہتر ہے اور جو لوگ مساجد اور سڑکوں کی سائیڈوں پر نماز ادا کرتے ہیں وہ دیکھنے والوں کو اپنے منافق ہونے پر گواہ بناتے ہیں، پس جو کوئی بھی نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ اپنے گھر میں گھس کر کمرے کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھے۔“ یہود و نصاریٰ کی اس بات کی تردید کے لئے سورۂ بقرہ میں موجود اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان ملاحظہ ہو:

”اس شخص سے بڑھ کر بڑا ظالم
کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس
کا نام ذکر کرنے سے روکے اور اس کی
خرابی کے درپے ہو؟“

”الفرقان الحق“ میں موجود ”سورۃ روح“ میں خودکش حملوں کے خلاف یہود و نصاریٰ نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور کہا کہ ”جس جنت کی خاطر خودکش حملے کئے جاتے ہیں وہ زانیوں اور بدکاروں کی جنت ہے۔“ اسی طرح اس خودساختہ سورۃ میں یہ بھی کہا گیا کہ: ”جو کوئی بھی خودکش حملے کرتا ہے وہ مذہب یا وطن کے دفاع کے لئے نہیں، بلکہ اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے۔“

”الفرقان الحق“ کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے فلسطینی تنظیم کے نائب صدر شیخ کمال خطیب نے کہا کہ یہ عبارت یہودیوں نے اس لئے لکھی ہے تاکہ شہادت اور استشہادی (خودکش) حملوں کے حوالے سے مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے اسے بدنام کیا جائے۔

اسی طرح الفرقان الحق میں موجود ”سورۃ الضحیٰ“ کی ساتویں عبارت میں مسلمانوں کو وحشی قرار دیا گیا جبکہ الفرقان الحق کی ”سورۃ اساطیر“ میں مسلمانوں پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ: ”وہ یہودیوں کے معبد خانوں اور عیسائیوں کے چرچوں کو ڈھاتے ہیں۔“

”الفرقان الحق“ کی ”سورۃ ملوک“ میں اللہ کے رستہ میں قتال کرنے کی تردید مطلق طور پر کی گئی اور کہا گیا کہ: ”جو قتال و جہاد کا حکم دیتا ہے وہ خدا نہیں شیطان کمینہ ہے۔“ (نعوذ باللہ)۔ الفرقان الحق کی

''سورۃ طاغوت'' میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے کہا گیا کہ: ''ہم (یعنی خدا) پر جھوٹ بولا گیا کہ ہمارے راستہ میں لڑنے والے مومنین سے جنت کے بدلے ہم نے ان کی جانوں کا سودا کیا ہے اور یہ ہمارا برحق وعدہ انجیل میں بھی موجود ہے' ہم مجرموں کی جانوں کو نہیں خریدتے بلکہ شیطان مردود ان کی جانوں کو خریدتا ہے۔'' (نعوذ باللہ)۔ اسی طرح سورۃ مشرکین میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ کے بارے میں کفریہ کلمات کہے گئے' جن کا ذکر یہاں کرنا انتہائی محال ہو رہا ہے۔

''الفرقان الحق'' کی ''سورۃ کبائر'' میں جنت کی صورت کو بگاڑ کر پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ: ''انجیل میں موجود ہماری باتوں کے برحق ہونے پر جس نے بھی یقین نہیں کیا' اس کے دنیا و آخرت میں تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اسی طرح جو کوئی بھی انجیل اور ''الفرقان الحق'' کے علاوہ کسی اور کتاب کو ہدایت کے طور پر اختیار کرتا ہے تو ہم (خدا) اس سے یہ قبول نہیں کریں گے۔

''سورۃ ضحیٰ'' میں کفار نے اس بات کی نفی کی کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ''سورۃ ضحیٰ'' میں ہی اسلام میں جانوروں کی قربانی کو جائز سمجھنے پر اسے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ کفار نے اللہ تعالیٰ کی جنت کو بگاڑ کر پیش کرنے کے لئے ''الفرقان الحق'' میں ایک ''سورۃ جنت'' کے نام سے بنائی جس میں کفار نے اپنی جنت کا تصور بیان کیا اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جنت کا مذاق اڑایا اور اسے گندی چیزوں سے بھرا ہوا قرار دیا (نعوذ باللہ)۔

اکیسویں صدی کے امریکی ''الفرقان الحق'' کو میں اس سے آگے پڑھ نہ سکا' کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اتنا جھوٹ اور غلط بیانی کی گئی کہ میرا پورا بدن لرز کر رہ گیا۔ ''الفرقان الحق'' کی ''سورۃ مومنین'' میں لکھا ہوا یہ قول جب پڑھا کہ: جو بھی ''الفرقان الحق'' کو پڑھے گا' اس کے اور کفار کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جائے گا' اور مومنین کے دلوں پر سکینت نازل ہوگی۔'' یہود و نصاریٰ کے اس دعوے کے برعکس جب میں نے اس شیطانی کتاب کو پڑھا تو یہود و نصاریٰ کے خلاف میری نفرت میں مزید اضافہ ہوا اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ میرے اردگرد شیطان جمع ہیں اور ان کی کفریہ باتوں کی وجہ سے میری زبان کو گرہ لگ گئی ہے' جس کی وجہ سے میں مزید بیان کرنے سے قاصر ہوں' اس کے بعد اس شیطان پلید کی اس کتاب میں سے مزید آگے پڑھنے کی ہمت نہ کر سکا۔

یہودی اور صلیبی اداروں نے اس کتاب کو شائع کرنے کے بعد مختلف بڑی لائبریریوں میں اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اور اسے ہر عیسائی و یہودی پر پڑھنا واجب قرار دیا گیا تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نرمی کا سلوک نہ کریں اور نہ ہی ان کے ساتھ شادیاں کریں' اس کتاب کو امریکا کے علاوہ اسلامی ممالک میں بھی تقسیم کیا گیا' یہودی اداروں نے فلسطینی علاقوں میں جاری حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کتاب کو فلسطینی مسلمانوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا' فلسطین میں ''الفرقان الحق'' کو یہودی تنظیم ''یدلاحیم'' نے کھلے عام تقسیم کیا' یاد رہے کہ ''یدلاحیم'' وہ شدت پسند یہودی تنظیم ہے جو پچاس سال سے یہودی لڑکیوں کو مسلمانوں سے شادی کرنے سے روکنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ اس تنظیم نے اپنی ویب سائٹ پر قرآن کریم کا غلط ترجمہ نشر کیا اور پھر اسرائیلی اخبارات میں اشتہارات دے کر یہودیوں کو اس کتاب کو پڑھنے کی ترغیب دلائی' اس تنظیم نے مسلمانوں کے خلاف عالمی رائے عامہ کو ابھارنے کے لئے ''الفرقان الحق'' کو مختلف ملکوں میں تقسیم کیا۔ اس کتاب کے ساتھ ایک ویڈیو فلم بھی نشر کی جاتی رہی' جس کی کہانی یہ تھی کہ ایک یہودی عورت مسلمان مرد سے شادی کرتی ہے' شادی کو کچھ دن گزر جانے کے بعد مسلم شوہر عورت کو بُرا بھلا کہتا ہے اور اسے مارنا شروع کر دیتا ہے۔ اس فلم میں ایسی کہانی نشر کی گئی جس میں رائے عامہ کو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ابھارا گیا اور یہ تاثر دیا گیا کہ دہشت گردی کی تعلیم قرآن کریم دیتا ہے (نعوذ باللہ)' اس تنظیم نے اب تک جتنا لٹریچر شائع کیا ہے اس میں مسلمانوں کو بُرا بھلا کہا گیا۔ مثال کے طور پر لٹریچر میں بتایا جاتا ہے کہ (نعوذ باللہ) قرآن کریم عورتوں کے ساتھ جانوروں والا سلوک کرتا ہے' یہودی تنظیم ''یدلاحیم'' کے لٹریچر کے مطابق اسلام عورت کے ساتھ گھریلو اشیاء کی طرح کا سلوک کرتا ہے' اسی طرح اسلام صرف عورتوں پر شک کی بنا پر مردوں کو انہیں مارنے اور قتل کرنے کا حکم دیتا ہے' اس یہودی لٹریچر کے مطابق قرآن کریم نے جنسی مباشرت کا حق صرف مردوں کے ساتھ خاص کر رکھا ہے اور مسلم شوہر کو یہ حق دے رکھا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو زبردستی مباشرت کرنے پر مجبور کر سکتا ہے (نعوذ باللہ)' اس یہودی تنظیم نے ''الفرقان القرآن'' کو فلسطینی علاقوں میں تقسیم کیا تو اس کتاب کا ایک نسخہ مقبوضہ بیت المقدس اور فلسطینی علاقوں کے معروف ترین مفتی شیخ عکرمہ صبری کو ملا' انہوں نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل ایک طرف فلسطینیوں کے خلاف لڑ رہا ہے اور دوسری طرف عالمی جنگ' اسلام کے اوپر مسلط کی ہوئی ہے۔ شیخ عکرمہ نے کہا کہ یہ سازشیں نئی نہیں ہے

اور آج تک کوئی قرآن کریم کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ شیخ عکرمہ نے کفار کی ان سازشوں پر مسلمانوں کی خاموشی کو تعجب خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان کسی مذہب کو تنقید کا نشانہ بنائے تو پوری دنیا مسلمانوں پر چڑھ دوڑے گی لیکن ہم اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی نبی کو تنقید یا طنز کا نشانہ بنائے' ہم مسلمان ہونے کے ناطے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام انبیاء میں سے ہیں جبکہ یہودی لوگ انہیں نبی نہیں مانتے اور ان کو بادشاہ قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور اسرائیل نے ان شیطانی عبارتوں کو لکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ اللہ رب العزت سے لڑائی لڑ رہے ہیں۔

فلسطینی علاقوں کے علاوہ ''الفرقان الحق'' کو کویت میں بھی کھلے عام تقسیم کیا جا رہا ہے' بالخصوص کویت میں موجود انگلش میڈیم اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طالب علموں کے ذہنوں کو برین واش کرنے کے لئے ''الفرقان الحق'' انہیں بطور تحفہ دیا جا رہا ہے' اس بات کا علم مستند حوالوں سے کویتی فلاحی ادارہ ''احیاء التراث الاسلامی'' کو ہوا تو اس نے اپنے عربی میگزین ''فرقان'' میں اس کتاب کو شیطانی آیات کا نام دے کر اس پر پوری ٹائٹل اسٹوری شائع کی۔ مضمون میں کویتیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اور غیر ملکی اسکولوں میں نہ پڑھائیں کیونکہ ان اسکولوں اور کالجوں میں یہود و نصاریٰ ہماری اولاد کو اپنے نظریات پڑھاتے ہیں اور انہیں سیکولر بنا کر ذہنی طور پر اپنا غلام بنا رہے ہیں۔ یہ معاملہ انتہائی سنگین اور خطرناک ہے۔ میگزین میں کہا گیا کہ ہم اس مسئلہ کو علماء' مشائخ اور ہر ذمہ دار شخص کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ اس کفر کو لگام دی جا سکے' اللہ اور اس کے رسولؐ پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کی تردید اور ان کا ازالہ کیا جا سکے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے یا زمین تلے سے عذاب نہ بھیج دیں۔ کویتی میگزین نے ٹائٹل اسٹوری کی سرخی میں کہا کہ امریکا اللہ سے لڑ رہا ہے' جس نے نئی شیطانی آیات ایجاد کر کے اسے ''الفرقان الحق'' کا نام دیا۔

فلسطین اور کویت کے علاوہ اس امریکی ''الفرقان الحق'' کو دنیا میں موجود تمام مسلمانوں میں تقسیم اور تشہیر کرنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ روشن خیال و ماڈرن اسلام کی اصطلاحات سکھانے کے بعد مسلمانوں میں ''الفرقان الحق'' کو تقسیم اور نشر کرنے کے حوالے سے ایک واقعہ ولید رباح کے ساتھ پیش آیا' جو امریکا میں ہفت روزہ شائع ہونے والے اسلامی میگزین ''صوت العروبہ'' (عرب وائس) کے چیف ایڈیٹر ہیں' ولید کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا وہ انہی کی زبانی سنئے:

''مجھے ایک امریکی کا فون آیا' جس کا لہجہ ٹیکساس کے رہنے والوں جیسا تھا' اس نے مجھ سے کہا کہ میں ''ایل یاہو'' پادری بول رہا ہوں' میں تم سے جلد از جلد ملنا چاہتا ہوں' میں نے اس سے کہا کہ اے پادری! تو پادری کیسے ہے جبکہ تیرا نام ''یاہو'' ہے؟! اگر تو مجھے کہتا کہ میرا نام جارج یا ڈیوڈ یا سام ہے تو میں تجھے سچا سمجھ لیتا (یاد رہے کہ ایل یاہو یہودی نام ہے) یہ سن کر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ میرے پاس تمہارے لئے بہت قیمتی تحفہ ہے' میں نے اس سے کہا کہ میرے دفتر آ جاؤ' میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں' فون سننے کے فوراً بعد میں اپنے اخبار کے ایڈیٹنگ روم میں گیا اور تمام اسٹاف کو اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بتایا اور ان سے کہا کہ اگر کوئی برا واقعہ پیش آ جائے تو تم سب نے مجھے بچانا ہے اور میری حفاظت کرنی ہے' چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں ایک بریف کیس پکڑے ہوئے آ گیا اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں مجھے سلام علیکم کہا' میں نے اس کو جواب دیتے ہوئے وعلیکم السلام کہا' اس نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کا زیادہ ٹائم لینا نہیں چاہتا' پھر اس نے اپنا بریف کیس کھولا اور چاندی کے لفافہ میں لپٹی ہوئی ایک چیز اس نے مجھے پکڑا دی اور کہا کہ یہ میری طرف سے تحفہ ہے' میں نے مذاق کرتے ہوئے اس سے کہا کہ کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ اس لفافہ میں بم نہیں ہے؟ میں تم لوگوں کی عادتوں کو اچھے طریقہ سے جانتا ہوں' یہ سن کر وہ ہنس پڑا اور کہا کہ یہ ایک نئی زندگی ہے جو میں تمہیں پیش کر رہا ہوں' اس کے بعد اس نے چاندی کے لفافہ کو پھاڑا اور اس میں موجود ایک کتاب نکال کر مجھے دی' میں نے کتاب کا صرف ٹائٹل دیکھا جس پر ''الفرقان الحق'' لکھا ہوا تھا' اس کے بعد وہ آدھ گھنٹہ تک مجھے اقتصادیات' سیاست' تجارت اور میری نئی زندگی کے بارے میں بتاتا رہا جو میں نے گزارنی تھی' اس دوران میں صرف ہاں' ہاں کرتا رہا۔ اس کی باتیں سن کر مجھے بہت بوریت ہو رہی تھی' جس کی وجہ سے میری زبان سے بے ساختہ جملہ نکلا: کتنے؟ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا کہنا چاہتے ہو تم؟ میں نے مسکراتے ہوئے دوبارہ جملہ دہرایا دیا' اس نے جواب دیتے ہوئے کہا: کم از کم ایک؟ میں نے کہا کہ ایک نہیں دو' اس نے کہا: ٹھیک ہے' میں نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے اس سے پوچھا کہ ایک اور دو سے تمہاری کیا مراد ہے؟ اس نے مجھے جواب دیا کہ ایک ملین یا دو ملین ڈالر۔ میں نے کہا کہ تمہاری شرط کیا ہے؟ اس نے مجھ سے کہا کہ اس کتاب ''الفرقان الحق'' کو قسط وار اپنے اخبار میں شائع کرو' میں نے

اس سے کہا: ہمارا چھوٹا سا اخبار ہے‘ تم کسی مشہور اخبار والے کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے‘ جس کا اخبار پوری دنیا میں تقسیم ہوتا ہو؟ اس نے کہا: ہم صرف امریکا میں موجود اسلامی کمیونٹی اور سوسائٹی کو یہ کتاب پڑھوانا چاہتے ہیں‘ ہمیں معلوم ہے کہ ”صوت العروبہ“ اخبار کو امریکا میں موجود اسلامی اور عربی کمیونٹی پڑھتی ہے‘ اس کے بعد اس شخص نے مجھے بور ہوتے ہوئے محسوس کرلیا اور کہا کہ میں اب چلتا ہوں‘ البتہ میں تمہیں فون کروں گا تاکہ تم مجھے بتاسکو کہ کتاب کو کب قسط وار شائع کروگے؟ اگر تمہیں کچھ رقم ابھی چاہئے تو میں دینے کے لئے تیار ہوں‘ یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا‘ اس کے بعد میں نے کتاب کھولی تو اس میں عربی اور انگریزی زبان میں کفریات اور شیطانی باتیں لکھی ہوئی تھیں‘ جن میں آپس میں تضاد تھا‘ میں نے ”الفرقان الحق“ کی سب سے پہلی سورت جو سورۂ فاتحہ تھی‘ پڑھی تو میں نے فوراً اپنے پاس موجود قرآن کریم کو کھول لیا اور دونوں میں موجود سورۂ فاتحہ کا موازنہ شروع کردیا‘ تو میں نے دونوں میں زمین آسمان کا فرق پایا‘ قرآن کریم اور ”الفرقان الحق“ کے درمیان مجھے فرق ایسا ہی محسوس ہوا‘ جیسا مردہ اور زندہ کے درمیان فرق ہوتا ہے‘ اچانک میرے ذہن میں مسیلمہ کذاب کا واقعہ اور اس کے انجام کے بارے میں خیالات گردش کرنے لگے‘ میں نے اپنے دل میں کہا: مسیلمہ کو اگرچہ کذاب کی صفت سے پکارا جاتا ہے‘ لیکن مسیلمہ کی لغت ان سطروں سے بہت زیادہ بہتر تھی اور اس میں اتنی سنگین غلطیاں نہ تھیں‘ بہرحال اگلے ہفتہ میں نے شیخ ڈاکٹر محمد قطنانی سے ملاقات کی جو امریکی ریاست نیوجرسی میں نیویارک کے قریب واقع شہر پیٹرسن میں موجود ایک مسجد کے امام ہیں‘ میں نے انہیں اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ مختصراً سنایا تو انہوں نے جواب میں صرف ایک جملہ کہا جو قرآن کریم کی آیت ہے:

”ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے
اور اس کی حفاظت ہم خود ہی کریں گے۔“

دو ہفتے کے بعد یہودی یاہو کا فون دوبارہ آیا‘ جس میں اس نے کہا کہ میں تمہاری اس کتاب کو قسط وار شائع کرنے کے لئے تیار ہوں‘ لیکن میری ایک شرط ہے‘ وہ شخص تفصیلات جانے بغیر خوش ہوتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہاری شرط قبول کرتا ہوں‘ میں نے اس سے کہا کہ کیا تم شرط جاننا پسند نہیں کروگے؟ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ تم نے اس کتاب کو شائع کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا‘ بس میرے لئے یہی کافی ہے اور تمہاری تمام شرطیں پوری کرنے کے لئے میں تیار ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ میری شرط یہ ہے کہ تم امریکا میں مقیم عربی کمیونٹی میں سے کسی ایک عالم دین کو منتخب کرلو جس کے ساتھ تم مناظرہ کرسکو‘ میں اس مناظرے کی تفصیلات کو تمہاری کتاب سے بھی پہلے شائع کروں گا۔ یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا کہ میں سوچ کر بتاؤں گا‘ میں نے اس سے کہا کہ یہ معاملہ کسی سوچ کا محتاج نہیں ہے‘ ہاں البتہ اگر تم نے شیرون یا نیتا ہو یا یہودی عالم گورین یا کسی اور سے مشورہ کرنا ہے تو یہ الگ بات ہے‘ یہ سن کر اس نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ یہودی عالم گورین کب کا مرچکا ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ میں اس شخص کی موت کی تاریخ کس طرح بھلا سکتا ہوں جس نے بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد یہ مشورہ دیا تھا کہ مسجد اقصیٰ کو سو کلوگرام ٹی این ٹی بارود کے ذریعہ تباہ کردیا جائے۔ یہ سن کر اس نے سنجیدگی سے مجھ سے کہا کہ تم جس طریقہ سے سوچتے ہو اس طریقہ کے ساتھ ہم تمہارے ساتھ ڈیلنگ نہیں کرسکتے‘ اس کے باوجود میں تمہیں عنقریب فون کروں گا‘ یہ کہہ کر اس شخص نے فون بند کردیا۔ ولید نے اپنی داستان ان کلمات سے ختم کی کہ اس دن سے لے کر آج تک یہودی ”یاہو“ نے مناظرے کے متعلق میرے سوال کا جواب نہیں دیا‘ اور شاید وہ دن کبھی نہ آئے جس دن وہ جواب دے سکے۔“

اس کے علاوہ اور بھی کئی واقعات موجود ہیں‘ جو تمام کے تمام یہ ثابت کررہے ہیں کہ اس امریکی ”الفرقان الحق“ کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اور طریقے استعمال کئے جارہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو کسی طریقے سے اسلام سے خارج کردیا جائے‘ دور حاضر میں مسلمانوں کے خلاف فکری اور نظریاتی جنگ لڑنے والے افراد شاید یہ بھول چکے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے چاہے مسیلمہ کذاب کی شکل میں ہوں یا سلمان رشدی‘ تسلیمہ نسرین یا کسی اور روپ میں‘ وہ سب کے سب شیطان کے دوست ہیں‘ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور اللہ رب العزت کے دشمن ہیں‘ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین ہے جنہوں نے فرمایا کہ: ”ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔“ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنے کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت اور دین پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے کی بھرپور کوشش کریں‘ کیونکہ قرآن کی حفاظت اللہ رب العالمین نے کرنی ہے‘ جبکہ اپنے ایمان کی حفاظت مسلمانوں نے خود کرنی ہے۔ (ختم شد)

☆☆............☆☆

ادارہ

قادیانی عقائد ایک نظر میں

مرزا غلام احمد قادیانی نے درج ذیل دعوے کئے جو قادیانیوں کے عقائد کا بنیادی جزو ہیں۔ ذرا انہیں پڑھئے اور توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے اس بدبخت کی ناپاک جسارت دیکھئے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

”میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ”و آخرین منھم لما یلحقوا بھم“ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام ”محمد“ اور ”احمد“ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے، پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

”اس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“ (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

”مگر تم خوب توجہ کرکے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں، کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے، سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں (یعنی مرزا) ہوں۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۴ خزائن ص ۴۴۵، ۴۴۶ ج ۱۷)

”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا (یعنی مرزا کا) وجود اس کا (یعنی آنحضرت کا) وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی: ”آخرین منھم“ کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ خزائن ص ۲۵۸، ۲۵۹ ج ۱۶)

”محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار“ اس وحی میں میرا (یعنی مرزا کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ روحانی خزائن ص ۲۰۷ ج ۱۸)

مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول:

۱:...... ”قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ای مرسل من اللہ۔“

ترجمہ: ”اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔“ (اشتہار معیار الاخیار ص ۳ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰ منقول از تذکرہ ص ۳۵۲ طبع سوم)

۲:...... ”انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔“

ترجمہ: ”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ اور روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

۳:...... ”اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری؟ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی

وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: "قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم ذالك ازكى لهم" یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان هذا لفي الصحف الاولىٰ صحف ابراهيم و موسىٰ" یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاً امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے، کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاً احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔" (اربعین نمبر۴ ص ۶ در روحانی خزائن ص۴۳۵، ۴۳۶ ج ۱۷)

۴:..... "يٰس انك لمن المرسلين على صراط مستقيم." (اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر)۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ در روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۵:..... "فكلمني و ناداني و قال اني مرسلك الى قوم مفسدين و اني جاعلك للناس اماما و اني مستخلفك اكراماً كما جرت سنتي في الاولين." (انجام آتھم ص ۷۹ در روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۷۹)

"هو الذي ارسل رسوله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله". (اعجاز احمدی ص ۷ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

"اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم ص ۶۲ در روحانی خزائن ص ۶۲ ج ۱۱)

وحی والہام کا دعویٰ:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۰ خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲)

"آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطاء
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
و آن یقین کلیم بر تورات
آن یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ: "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں، قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے، یہ میرا ایمان ہے، خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے جو یقین عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی وحی پر، موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر تھا، میں ازروئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔" (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸، از مرزا قادیانی)

۳:..... "تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ص ۱۴۰ ج ۱۹)

امت محمدیہ کی تکفیر:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۰۷ طبع سوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆☆..........☆☆

دعوتِ عمل

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

دلوں میں حکمت قرآن لئے ہوئے اٹھو
جلالِ بوذرؓ و سلمانؓ لئے ہوئے اٹھو

وہ ہند دعوتِ ایثار دے رہا ہے تمہیں
رگوں میں خون شہیداں لئے ہوئے اٹھو

پکارتی ہے تمہیں آج وادیٔ کشمیر
دلوں میں جوش کا طوفاں لئے ہوئے اٹھو

تمہارے مدمقابل ہیں کفر کے لشکر
علیؓ کی قوتِ ایماں لئے ہوئے اٹھو

زمانہ خود تمہیں کہتا ہے اپنے ہاتھوں میں
زمامِ گردش دوراں لئے ہوئے اٹھو

تمہارے دین کی حرمت ہے چوٹ کھائے ہوئے
جگر پہ داغ نمایاں لئے ہوئے اٹھو

کلائیاں کہ جو ہیں پنجۂ ستم میں اسیر
انہیں چھڑانے کا ارماں لئے ہوئے اٹھو

ابھی تمہارا فسانہ بغیر عنواں ہے
اٹھو فسانے کا عنواں لئے ہوئے اٹھو

اٹھو اور اٹھ کے زمانے کو اپنے زیر کرو
یہ کام ایسا نہیں ہے کہ اس میں دیر کرو

دہشت گرد کون؟ غدار کون؟

دہشت گردی کی وارداتوں میں قادیانی لابی کے ملوث ہونے کا منہ بولتا ثبوت

رسول پورتارڑ سے ''را'' کا ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار

پنڈی بھٹیاں (نامہ نگار) رسول پورتارڑ سے بھارتی ایجنسی ''را'' کے مبینہ ایجنٹ کو اس کے دو ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ملزمان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ دو کلاشنکوفیں برآمد کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ پکڑا جانا والا ایجنٹ مبشر احمد قادیانی ہے جبکہ اس کے خاندان کے دوسرے افراد فرار ہو گئے۔ اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پولیس نے ایک خفیہ اطلاع پر رسول پورتارڑ میں چھاپہ مارا اور قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار' ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے دو کلاشنکوف برآمد کر لیں' جس سے وہ دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بتایا مبشر احمد کا خاندان جو کہ کھیتی باڑی کرتا ہے اس کی بہن کی شادی بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی قادیانی حبیب احمد جو کہ ''را'' کا ایجنٹ ہے اور بھارت میں مقیم ہے اس سے مبشر احمد نے رابطہ قائم کر رکھا تھا اور ہینڈ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سالوں سے بوری میں پیک کر کے گھر میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا وہ اپنے بہنوئی حبیب احمد کو بھارت میں معلومات فراہم کرتا تھا انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد کا والد بشارت احمد اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ فرار ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد نے دوران تفتیش بھی ''را'' کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء، روزنامہ جنگ لاہور)

پنڈی بھٹیاں میں ''را'' کا قادیانی ایجنٹ اور دو ساتھی گرفتار' اسلحہ برآمد

گرفتار ہونے والوں میں مبشر احمد' ذوالفقار اور ذکاء اللہ شامل ہیں' مبشر کا بھارتی بہنوئی بھی قادیانی ہے

پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خبریں) رسول پورتارڑ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں۔ ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پورتارڑ میں چھاپہ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنٹ ہے۔ اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہو گئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پی نے بتایا پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلا لیں گے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ ''خبریں'' لاہور)